



THE SENATE OF PAKISTAN DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the November 10, 2021
(315th Session)
Volume X, No.03
(Nos. 01-07)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume X
No.03

SP.X (03)/2021
15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran.....	1
2. Point of Order raised by Senator Syed Yousuf Raza Gillani Leader of the Opposition, regarding Senate proceedings	2
3. Questions and Answers	5
4. Leave of Absence	57
5. Motion under Rule 263 for suspension of rules	59
6. Resolution moved by Senator Kamil Ali Agha regarding restoration of 9 th November, the Birthday of Dr. Allama Muhammad Iqbal as National Holiday.....	60
7. Point of public importance raised by Senator Fida Muhammad regarding target killings of a social worker and a media person in Malakand	62
• Senator Bahramand Khan Tangi	63
• Senator Mushtaq Ahmed	64
8. Point of Public Importance raised by Senator Saifullah Abro regarding the killing of Nazim Jokhio in Thatta	66
• Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House	69
• Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs	70
9. Presentation of Report of the Standing Committee on Interior on The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2021	73
10. Presentation of Report of the Standing Committee on Interior on The Islamabad Rent Restriction (Amendment) Bill, 2021.....	73
11. Presentation of Report of the Standing Commerce on The Trade Organizations (Amendment) Bill, 2021	74
12. Presentation of Report of the Standing Committee on Maritime Affairs regarding Fishing by Chinese Trawlers in Balochistan's territorial waters	74
13. Presentation of Report of the Standing Committee on Planning, Development and Special Initiatives regarding Senate of Pakistan's recommendatory role in the PSDP	76
14. Laying of the Report on 1st Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award (July-December, 2020).....	76
15. Point of Order raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding Money Bill	77
• Mr. Ali Muhammd Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs	81

16. Laying of a copy of the Money Bill, the Tax Law (Third Amendment) Bill, 2021.....	84
17. Laying of the Pakistan Civil Aviation Ordinance, 2021, (Ordinance No. XIII of 2021)	85
18. Laying of the Pakistan Airports Authority Ordinance, 2021, (Ordinance No. XIV of 2021).....	86
19. Laying of the Federal Government Properties Management Authority Ordinance, 2021, (Ordinance No. XV of 2021).....	86
20. Calling Attention Notice by Senator Fawzia Arshad regarding	87
21. Non-development of Sector I-12 by CDA	87
22. Point of Public Importance raised by Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri regarding killing of Dr. Zaheer Lango.....	90
23. Point of Public Importance raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding National Security Decisions and the Role of Parliament	90
24. Point of public importance raised by Senator Walid Iqbal regarding fulfillment of a longstanding demand of a permanent Secretariat for CCI93	
25. Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Akram regarding the issue of missing students from a University of Quetta, Balochistan ...	95

SENATE OF PAKISTAN SENATE DEBATES

Wednesday, the November 10, 2021

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at fifteen minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمُوتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُؤْقِنُونَ ﴿٢﴾ وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا وَمِنْ كُلِّ الشَّجَرِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْثِي اللَّيْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ



ترجمہ: اللہ وہی تو ہے جس نے ستونوں کے بغیر آسمان جیسا کہ تم دیکھتے ہو (اتنے) اونچے بنائے پھر عرش پر جا ٹھہرا اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہر ایک ایک میعاد معین تک گردش کر رہا ہے وہی (دنیا کے) کاموں کا انتظام کرتا ہے (اس طرح) وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے کہ تم اپنے پروردگار کے روبرو جانے کا یقین کرو۔ اور وہ وہی ہے جس نے زمین کو پھیلا یا اور اس میں پہاڑ اور دریا پیدا کئے۔ اور ہر طرح کے میوؤں کی دودو قسمیں بنائیں۔ وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے۔ غور کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ (سورۃ الرعد: آیات 2 تا 3)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ Question Hour شروع کرتے ہیں۔ جی قائد حزب اختلاف صاحب۔

Point of Order raised by Senator Syed Yousuf Raza Gillani Leader of the Opposition, regarding Senate proceedings

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! آپ نے پہلے چار بجے اجلاس رکھا اور پورے ملک سے سب اراکین آگئے اور آپ نے اجلاس پانچ بجے رکھا پھر پورے ملک سے اراکین آگئے اور وہ آپ کا wait کر رہے تھے۔ Parliamentary practices یہ ہیں کہ اگر اسپیکر یا چیئرمین سینیٹ نہیں ہے تو Deputy Speaker or Deputy Chairman preside کر لیتے ہیں، اگر وہ بھی نہیں ہیں تو آپ نے خود Panel of Presiding officers declare کیا ہے اور اس Panel میں سے کوئی preside کر لیتے ہیں تو inconvenience نہیں ہوتی جب کہ panel of Presiding officers میں سے ہمارے معزز اراکین یہاں موجود ہیں۔

دوسرا یہ ہے کہ پھر آپ نے announce کیا کہ یہاں joint session of the Parliament ہوگا۔ میں آپ سے صرف یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہوگا یا نہیں ہوگا؟ جناب چیئرمین: جناب میں نے announce نہیں کرنا ہے وہ حکومت نے کرنا تھا اور مجھے اس بارے میں پتا نہیں ہے۔ ابھی تک میرے علم میں نہیں ہے۔

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: ابھی جب ہمیں پتا چلا تو پورے ملک سے سینیٹ کے اراکین بھی آگئے اور MNAs بھی آگئے اور ان کے آنے پر کتنے اخراجات آئے ہوں گے اور ابھی پتا چل رہا ہے کہ شاید وہ اجلاس بھی ابھی نہیں ہو رہا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں نے اپنے اراکین سے ابھی یہ complaint سنی ہے، وہ کہتے ہیں کہ we have been inherited Westminster System, Parliamentary form of Government. We are answerable to the people of Pakistan. Question hour is meant for to answer the people of Pakistan. When I was the Prime

Minister اس وقت میں خود House میں بیٹھتا تھا، آپ اس چیز کے گواہ ہیں اور ہر سوال کا جواب جہاں وزیر نہیں دے سکتا تھا وہ میں دیتا تھا تاکہ people should be satisfied. مگر یہاں اب یہ پوزیشن ہے کہ ہمارے دو معزز اراکین نے ابھی مجھے complaint کی ہے کہ جو questions آپ کے Secretariat کو بھیجے جاتے ہیں تو وہ mostly وہیں kill ہو جاتے ہیں اور جب ہمیں موقع ملتا ہے اور اپوزیشن کی بات ہوتی ہے you are the custodian of the House, you are not the custodian of the Government, آپ ایوان کے custodian ہیں، جب ہم question کرتے ہیں اور اس طرف سے بھی جب زیادہ questions آتے ہیں تو وہ performance of the Government پر اتنا وقت لگا دیتے ہیں کہ question hour کا وقت ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اس لیے میں request کروں گا کہ آپ Opposition Benches کو موقع دیں تاکہ ہم Parliamentary form of Government کو follow کر سکیں۔

دوسرا یہ کہ میں نے آپ کے سٹاف سے کہا کہ اگر وہ نہیں بھی آ سکتے، we have nothing against anybody اگر panel of Presiding officers کر لیں تو کارروائی تو چلتی رہے گی ہم کوئی خلاف بات تو نہیں کریں گے، ہم تو preside کر لیں تو کارروائی تو چلتی رہے گی ہم کوئی خلاف بات تو نہیں کریں گے، ہم تو question hour ہی لیتے، مگر اس کے لیے یہ جو inconvenience ہوئی ہے اور جب آج رات کو پتا چلے گا، ہم نے جن سے گزارش کی ہے کہ وہ special planes سے آجائیں تو ان بے چاروں کا کیا ہوگا۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: میری طرف سے معذرت۔ پورے چار سالوں کے عرصے میں جب سے میں چیئرمین بنا ہوں یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے جس کے لیے میں ایوان سے معذرت خواہ ہوں اور ان شاء اللہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ ابھی question hour لینا ہے یا نہیں لینا ہے۔ اس کا بھی decide کر لیں۔ دو وزراء بیٹھے ہوئے ہیں جناب۔ Information Minister بیٹھے ہیں۔ اگر اس طرح کریں گے تو question hour کس طرح ہوگا، ابھی آپ کی مرضی ہے، چار بندے تو اپوزیشن سے کھڑے ہیں، اگر اپوزیشن لیڈر صاحب فیصلہ بھی کر لیں تو اچھا ہوگا کہ House چلانا

ہے یا نہیں۔ جناب میں صرف اتنی گزارش کر رہا ہوں کہ اگر question hour کے بعد بات کر لیں تو اچھی بات ہوگی۔ میری صرف اتنی سی گزارش ہے۔

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: جناب چیئرمین! اگر آپ question hour لیتے ہیں تو یہاں تو سارے benches خالی ہیں، ہم اگر بیٹھے رہیں گے تو quorum پورا ہوگا، اگر ہم نہیں بیٹھیں گے تو quorum بھی پورا نہیں ہوگا تو جواب کون دے گا۔

جناب چیئرمین: جناب Ministers بیٹھے ہیں، آپ کو جواب دیں گے۔
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: جناب چیئرمین! ایک معزز وزیر صاحب بیٹھے ہیں جو سب کے جوابات دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: دوسرے State Minister for Information بھی بیٹھے ہیں۔ جناب اگر آپ نے question hour چلانا ہے تو ٹھیک ہے نہیں تو مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: چلائیں جناب۔ علی محمد خان صاحب اب ہم question hour چلائیں؟

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! جناب آپ کے آفس کے حوالے سے جو بات ہوئی ہے، بصد احترام اس کا جواب تو آپ ہی دیں گے اور ماشاء اللہ سے آپ نے دے بھی دیا۔ اپوزیشن لیڈر صاحب نے ایک عرض کی کہ پورے ملک سے اراکین joint session کے لیے آئے۔ Joint session اگر نہ بھی ہو تو قومی اسمبلی اور سینیٹ کا سیشن ابھی چل رہا ہے اور تمام اراکین کی ذمہ داری بنتی ہے کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ کے اجلاسوں کے لیے آئیں۔ اب اگر joint session ہوتا ہے یا نہیں ہوتا تو اس کی تفصیل آپ کو مل جائے گی لیکن یہ کوئی special prerogative نہیں ہے کہ joint session کے لیے لوگ planes لے کر آئیں گے اور عام اجلاسوں کے لیے نہیں آئیں گے، کسی پر احسان نہیں کریں گے، کوئی رکن اگر آتا ہے تو اسے اس کی باقاعدہ remuneration ملتی ہے اور وہ عوام کے سامنے جوابدہ ہے، اسے آنا چاہیے، اپوزیشن کو بھی اور حکومت کو بھی۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب question hour لیتے ہیں میں نے ان سے بھی گزارش کی ہے۔ رضا صاحب، براہ مہربانی آج آپ میرا ساتھ دیں۔

Questions and Answers

جناب چیئرمین: جی سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

(Def.)*38 Senator Haji Hidayatullah Khan: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether it is fact that under the Rule of Business, each Division has to prepare Annual Book of performance, achievements of the Ministry and its attached departments, if so, the details of year books published during the last three years and if not, reasons thereof and action taken against the responsible functionaries?

Mr. Fawad Ahmed: Annual Book of performance, achievement of Ministry of Information and Broadcasting and its attach departments for the Years 2018-2019 and 2019-2020 has been uploaded on the Ministry's website. However, the compilation of Year book of the year (2020-2021) is underway and data is being collected from the departments of the Ministry to upload the same at the earliest.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: جناب چیئرمین! انہوں نے نامکمل جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: نامکمل جواب ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات۔ وہ کہتے ہیں کہ جواب نامکمل

ہے۔

جناب فرخ حبیب (وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات): جناب چیئرمین! حاجی صاحب اپنا سوال بھی بتا دیتے۔ انہوں نے three years performance book کی ہماری Ministry of Information کے جتنے بھی attached departments ہیں، وہ ہم publish کر رہے ہیں اور اب ہم یہ book digitally publish کرتے ہیں۔ 2018-19 اور 2019-20 کی رپورٹ Ministry of Information کی website پر موجود ہے اور 2020-21 کی رپورٹ ان شاء اللہ جلد finalize ہو کر ہماری website پر upload ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔ سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: جناب چیئرمین! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے complete جواب نہیں دیا ہے اس لیے ادھر اور جواب ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ نے upload کیا ہے، میں نے دیکھا ہے کہ وہ ابھی تک upload نہیں ہوا ہے۔ ہم کب تک ادھر ادھر سے بات چلائیں گے۔

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات۔ جناب فرخ حبیب: حاجی صاحب ہمارے لیے بہت معزز اور قابل احترام ہیں، میں نے ان سے گزارش کی ہے کہ ہماری 2018-19 اور 2019-20 کی رپورٹس finalize ہو کر digitally website پر موجود ہیں۔ ہماری 2020-21 کی رپورٹ کی بابت عرض ہے کہ جب سال مکمل ہوتا ہے تو اسے finalize کرنے کا process شروع ہوتا ہے تو وہ finalization کے مراحل میں ہے، بہت جلد وہ upload ہو جائے گی اور ہم آپ کو ان شاء اللہ intimate بھی کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب۔ (Def.)*41 Senator Irfan-Ul-Haque Siddique: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

- (a) the amount collected by Pakistan Television during the last financial year (2020-2021)

- against the TV fee charged through the electricity bill @ Rs. 35/-;
- (b) the profit earned by PTV through internal and external resources;
 - (c) the overall profit earned by PTV during the last financial year, if not, the losses suffered thereof; and
 - (d) the total amount of loans and liabilities against PTV as of 30th June, 2021?

Mr. Fawad Ahmed: (a) Pakistan Television has collected

Rs. 8,109.399 million during the last financial year (2020-21 Provisional) against TV fee charged through electricity bills. The details of which is as under;

(Rs. In million)

TV Fee billed	Amount Collected	Receivable
9,081.300	8,109.399	971.901

(b) PTV has earned an income of Rs. 1,300.031 million through internal and external resources during (2020-21 Provisional).

(c) The overall profit earned by PTV during last financial year (2019-20 Provisional) is Rs. 1,164.345 million.

(d) The total amount of loans and liabilities against PTV as of 30th June, 2021(Provisional) are as under;

(Rs. In million)	
Particulars	Amount
Govt. Loans Payable	58.753
Bank Loan Payable	650.918
Current Liabilities Payable	4,897.434
Pension Liability Payable	13,825.693

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ انہوں نے جو تفصیل فراہم کی ہے اس سے تو یہ لگتا ہے کہ PTV کا profit میں جا رہا ہے لیکن انہوں نے جو گوشوارہ فراہم کیا ہے اس میں حکومت کے loans ہیں، bank loans ہیں، current liabilities ہیں اور pension liabilities ہیں جو شاید اربوں میں جاتی ہیں۔ اگر یہ profit میں جا رہے ہیں تو یہ liabilities کیوں بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور regularly pensioners کو pension کیوں نہیں دی جا رہی؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات۔

جناب فرخ حبیب: بہت شکریہ کہ آج یہ سوال ایوان کے سامنے لے کر آئے ہیں۔ 2018 میں جب ہماری حکومت آئی تو اس وقت PTV 451 million loss پر موجود تھا۔ یہ ہمارا تقریباً 45 کروڑ کا loss تھا جو کہ operating expenditure ہے جو income اور اخراجات میں فرق موجود تھا۔ ہم نے اس میں timely interventions کیں، ہم نے PTV کی performance کو بہتر کیا۔ 2018-19 میں ہم اس profit کو 85 کروڑ روپے پر لے کر گئے۔ 2019-20 میں ہم اس profit کو بڑھا کر ایک ارب سے زائد پر لے کر گئے ہیں اور اب ہمارا profit تقریباً ایک ارب بیس کروڑ روپے موجود ہے۔ جہاں تک انہوں نے liabilities کی بات کی تو میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب سے PTV بنا ہے تب سے 2008 تک PTV کے ملازمین کی تعداد 2000 سے 2200 کے قریب تھی لیکن 2008 سے 2018 کے دس سالوں کے درمیان PTV میں 2000 کے قریب لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ پلیز اس طرح نہ کریں۔ تنگی صاحب! ایک منٹ تو دیا کریں، آپ

اس طرح نہ کریں۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب فرخ حمیب: میں یہ عرض کر رہا تھا کہ 2008 سے 2018 تک، بڑے احترام سے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ دوہزار ملازمین کو پیپلز پارٹی اور (ن) لیگ کے ادوار میں بھرتی کیا گیا۔ ہمارے اس تین سالہ دور میں صرف اکٹھ لوگ بھرتی کیے گئے ہیں۔ صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ اس کے اندر فرق دیکھ لیں۔ ہم نے کیا اقدامات لیے؟ ہم نے پی۔ٹی۔وی کو HD کیا، ہم نے میڈیکل کے fake bills پر قابو پایا۔ Repair/maintenance کے نام پر جو وہاں پر فراڈ ہو رہے تھے، ہم نے انہیں روکا اور اس قسم کے بے شمار اقدامات لیے۔ جہاں تک انہوں نے liabilities کی بات کا ذکر کیا تو اس حوالے سے جو پرانی liabilities ہیں، ان میں Govt. liabilities چل رہی ہیں۔ اس میں جو bank loan ہے، یہ ہمارا running finance ہے جو کہ تقریباً 650 ملین کا ہے، وہ چلتا رہے گا۔

اس میں جو pensions کے متعلق ذکر کیا گیا ہے، صرف میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پی۔ٹی۔وی کے اس وقت 34 سو کے قریب ملازمین وہ ہیں، جو کہ pension کے اوپر ہیں اور 2040 تک 12 سو ملازمین نے اور pension پر چلے جانا ہے۔ سال 2000 سے onward جتنے ملازمین بھرتی کیے گئے ہیں، ان کو pension نہیں دی جائے گی that was the Government's policy decision. ان کے لیے ایک fund ہے جس میں وہ contribute کرتے ہیں جو کہ انہیں ان کی ریٹائرمنٹ کے وقت فراہم کر دیا جائے گا۔ تقریباً پونے چودہ ارب روپے کی pension and liabilities بتائی گئی ہے، یہ advance میں 2040 تک calculate کر کے بتائی گئی ہیں۔ باقی جو موجودہ liabilities ہیں، انہیں جیسے جیسے پی۔ٹی۔وی کی حالت بہتر ہو رہی ہے، ہم pay off کر رہے ہیں۔ وہ پی۔ٹی۔وی جو ہماری حکومت میں آنے سے پہلے 45 کروڑ روپے کے loss پر تھا، آج الحمد للہ، ایک ارب تیس کروڑ روپے کے profit میں ہے۔

جناب چیئرمین: تاج حیدر صاحب! ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر تاج حیدر: میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو pension کی liability ہے اور آپ نے payable کہا ہے یعنی اس وقت اتنی liability ہو چکی ہے تو کیا اس کو pay کرنے کا کوئی ارادہ یا

منصوبہ ہے۔ اس کے لیے آپ revenue کہاں سے لائیں گے کیونکہ یہ اس وقت کی liability ہے، یہ اس وقت payable ہے۔

جناب چیئر مین: محترم وزیر مملکت برائے اطلاعات۔

جناب فرخ حبیب: محترم سینیٹر صاحب کے سوال کے جواب میں، میں صرف ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب اسے calculate کیا جاتا ہے تو جو ہماری advance کی liabilities ہیں، ان کو بھی ہم ساتھ میں calculate کرتے ہیں۔ جیسے میں نے کہا کہ ہمارے 12 سولازمین میں سے 2040 میں ہمارا آخری pensioner ریٹائر ہوگا جو کہ پرانی پالیسی کے تحت ہے۔ اس میں سے 80 فیصد وہ ہوں گے جو کہ 2028-29 میں ہماری جا کر pension کی liability میں شامل ہو جائیں گے۔ جو ہماری liability ہے، اس کو ہم future کے لحاظ سے calculate کر کے اپنی books کے اندر show کرتے ہیں اور off the book کچھ بھی نہیں رکھتے۔

جناب چیئر مین: چاغی کے 14 journalists آئے ہیں اور ہاؤس میں بیٹھے ہیں۔ میں انہیں welcome کرتا ہوں کہ وہ اتنی دور سے آئے ہیں۔

(اس موقع پر اراکین کی جانب سے ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئر مین: محترم سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

Def.)*43 Senator Haji Hidayatullah Khan: Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is fact that under the Rule of Business, each Division has to prepare Annual Book of performance, achievements of the Ministry and its attached departments, if so, the details of year books published during the last three years and if not, reasons thereof indicating also the actions taken against the responsible functionaries?

Sheikh Rashid Ahmed: As per available records no year book has been published during the last three years but Ministry has compiled and shared last three years performance/achievements report from (August-2018 to

August-2021) of Ministry of Interior and its attached departments Annex-A.

(Annexure has been placed on the table of the House as well as Library)

جناب چیئرمین: ضمنی سوال کریں۔

سینیٹر ہدایت اللہ: میں نے اس سوال میں ان سے یہ پوچھا تھا کہ:

کیا وزیر برائے داخلہ بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ قواعد و ضابطہ کار کے تحت ہر ڈویژن نے وزارت اور اس کے متعلقہ محکموں کی کارکردگی اور کامیابیوں کی سالانہ کتاب تیار کرنی ہوتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو گزشتہ تین سالوں کے دوران شائع شدہ سالانہ کتابوں کی تفصیلات کیا ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو وجوہات کیا ہیں۔ نیز ذمہ دار عہدیداران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

اس کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے کوئی ایسی کتاب شائع نہیں کی۔ پھر یہ لکھا ہے کہ ہم نے اسے لائبریری میں رکھا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر شائع نہیں کیا تو لائبریری میں کیا رکھا ہے؟ یہ بھی بتادیں کہ آیا یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ یہ کتاب شائع کریں؟

جناب چیئرمین: محترم وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: ماشاء اللہ، ہدایت اللہ صاحب تمام وزارتوں کی year books شائع کروا کر چھوڑیں گے کیونکہ وزارت اطلاعات سے بھی یہی سوال ہے اور ہم سے بھی۔ پہلے تو میں اس بات کو accept کرتا ہوں کہ ہماری year book شائع نہیں ہوئی۔ جو information آپ نے مانگی ہے، اس کے حوالے سے یہ کہنا چاہوں گا کہ لائبریری کی بات اس لیے ہوتی ہے کہ annexures میں ہم نے profits اور جتنی performance ہے، ہماری نظر میں تو اچھی ہے، آپ شاید اس سے agree نہ کریں، وہ لائبریری میں اس لیے رکھتے ہیں کیونکہ اتنی بڑی تعداد میں شائع کرنا شاید economically feasible نہیں ہوتا۔ بہر حال، اگر آپ چاہتے ہیں تو یہاں بھی provide کر دیں گے۔ Year book کے حوالے سے آج میں نے خود انہیں direction دی ہے کہ آپ فوری طور پر اس کے انتظامات کریں کہ وہ جلد از جلد چھاپی جائے۔ لہذا، وہ اسے چھاپ دیں گے۔ آپ کی اس بات کو ہم accept کرتے ہیں کہ year book انہیں

چھاپنی چاہیے تھی۔ جو performance ہے، اس کے annexures ہم لے کر آگئے ہیں لیکن اگر آپ year book میں چاہتے ہیں تو ان شاء اللہ، وہ بھی چھاپ دیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

سینیٹر ہدایت اللہ: آپ کہتے ہیں کہ ہم نے شائع نہیں کیا لیکن لائبریری میں رکھا ہے۔ جب شائع نہیں کیا تو لائبریری میں کیا رکھا ہے؟

جناب چیئرمین: محترم وزیر مملکت صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب! ہدایت اللہ صاحب ہمارے سینیٹر ہیں اور بزرگ ہیں، میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ میں آپ کی بات کو accept کرتا ہوں۔ آپ کی وساطت سے میں یہ سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں، آپ چاہتے ہیں کہ year book چھاپیں۔ ہم نے نہیں چھاپی، اس کو ہم چھاپ دیں گے لیکن جو information آپ نے مانگی ہے، وہ year book میں نہیں ہے بلکہ وہ information ہم نے لائبریری میں رکھ دی ہے۔ ہم ساتھ مل کر پڑھ لیں گے، میں آپ کے ساتھ چلا جاؤں گا۔

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب۔

(Def.) * 52 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Interior be pleased to state the steps being taken by the Government to improve internal security of the country in relation to current situation in Afghanistan?

Sheikh Rashid Ahmed:

- A Border Management Wing for security on borders is working in Ministry of Interior.
- As per directions of honourable Prime Minister, National Crisis and Information Management Cell (NCIMC) has been established in Ministry of Interior which is directly dealing with internal security of Pakistan.

- A Foreign Nationals Security Cell under NCIMC has also been established to deal with security of foreigners, especially of Chinese nationals.
- Special Group comprising representatives of all concerned departments have been established to tackle the influx of foreigners and Afghans in Pakistan.

Supplementary Points:

- As per directions of honourable Prime Minister, National Action Plan's Secretariat has been established for coordination and effective implementation of revised NAP points.
- National Counter Terrorism Authority (NACTA) is fully functional and issuing timely threat alerts
- A multi-layer security mechanism has been developed for ensuring provision of security to CPEC projects and Chinese nationals.

جناب چیئر مین: ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میرا منسٹر صاحب سے سوال تھا کہ افغانستان کی موجودہ صورتحال کی مناسبت سے یہاں جو پاکستان کی internal security ہے، آپ نے اسے secure بنانے کے لیے کیا steps لیے ہیں۔ مجھے یہ جواب دیا گیا ہے کہ مختلف steps لیے گئے ہیں۔ میں ایک چیز کی جانب منسٹر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں کہ تمام متعلقہ اداروں پر مشتمل ایک خصوصی گروپ بھی قائم کیا گیا ہے تاکہ غیر ملکیتوں کی آمد اور پاکستان میں افغانیوں سے نمٹے۔ چیئر مین صاحب! ہمارے دونوں محترم وزراء صاحبان خیبر پختونخوا سے تعلق رکھتے ہیں، ابھی ہر

دوسرے ہفتے پشاور میں جو افغانی اکٹھے ہو کر پاکستان کے خلاف نعرہ بازی کرتے ہیں، جو پاکستان کے خلاف جلوس نکالتے ہیں، جو افغانستان کے جھنڈے اٹھا کر پاکستان کے اداروں کے خلاف تقاریر کرتے ہیں تو پھر یہ ان افغانیوں سے کیسے نمٹتے ہیں، نمبر ایک۔

نمبر دو، یہ ہے کہ جو ڈی۔آئی۔خان میں، ہنگو میں یا مختلف جگہوں پر دھماکے ہوتے ہیں، جو ہمارے اداروں کے جوان شہید ہوتے ہیں تو پھر یہ steps لیے گئے ہیں، ان کا نتیجہ کیا ہے۔ جناب چیئرمین: بہرہ مند تنگی صاحب! آپ خود لمبی بات کرتے ہیں، پھر جب منسٹر کرتے ہیں تو آپ اعتراض کرتے ہیں۔

سینٹر بہرہ مند خان تنگی: میں تقریر نہیں کرتا لیکن میرے دو سوالات ہیں، ان کا جواب مجھے دے دیں۔

جناب چیئرمین: محترم وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: بہرہ مند صاحب کا اور میرا تعلق ایک ہی علاقے سے ہے اور ماشاء اللہ، انہوں نے دونوں ہی بڑے pertinent points اٹھائے ہیں۔ تقاریر کے حوالے سے میں اتنا کہوں گا کہ ان شاء اللہ، اب اللہ کے کرم سے بہت بہتری آئے گی کیونکہ ماضی میں جو حکومت تھی، وہاں Indian influence بہت زیادہ تھی اور اس وجہ سے پاکستان کے خلاف بہت زہر فشرانی ہوتی رہی۔ پاکستان میں جتنے دہشت گرد حملے ہوتے رہے، وہیں ان کے camps تھے اور وہیں سے وہ آتے تھے۔ اب اللہ کے کرم سے اس وقت ان کی وہاں جو حکومت ہے، اس کی طرف سے جو بیانات آئے ہیں، انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ افغان soil سے کسی کے خلاف بھی کوئی دہشت گرد حملہ نہیں ہوگا بلکہ انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ پاکستان کو ہم اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہیں۔ لہذا، یہ ایک بہت اہم development ہے۔ میں یہ یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ حکومت اپنی کوشش کر رہی ہے، اس میں صرف حکومت کا ہی نہیں بلکہ اپوزیشن کا بھی ایک بہت major role ہے، میڈیا کا بھی ہے، یہ جو وہاں زہر پھیلا ہے، وہ آہستہ آہستہ دور ہوگا۔ ان شاء اللہ، بہتری ہوگی۔

دوسری جو انہوں نے دھماکوں کی بات کی ہے، میں اس سلسلے میں یہ کہوں گا کہ بہت بہتری آئی ہے۔ ماضی کے مقابلے میں دھماکے اور اس طرح کی terrorist activities کم ہوئی ہیں لیکن ان چیزوں کو cover کرنے میں تھوڑا وقت لگے گا۔ اس سلسلے میں میرے خیال میں

بہرہ مند صاحب بھی وہاں موجود تھے اور تمام محترم سینیئر لیڈر شپ کو NSC کی میٹنگ میں بلایا گیا تھا، وہاں بہت ہی تفصیلی discussion ہوئی ہے۔ اس کی بات اس open forum پر نہ میں کر سکتا ہوں اور نہ یہ کر سکتے ہیں لیکن ان شاء اللہ، آپ کی حکومت کی ان چیزوں پر نظر بھی ہے، وزیر اعظم صاحب اور خاص کر اسپیکر نیشنل اسمبلی بھی اس معاملے پر بہت تندہی سے کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترم کامران مرتضیٰ صاحب! ضمنی سوال کر لیں۔

سینیئر کامران مرتضیٰ: جناب! محترم وزیر صاحب اس بات کا جواب دیں گے کہ گزشتہ دو مہینوں کے دوران سیکورٹی فورسز پر بلوچستان میں بہت سارے حملے ہو رہے ہیں، کیا اس کا افغانستان کی صورت حال سے کوئی linkage ہے اور اس کے ساتھ ساتھ public پر بھی حملے ہو رہے ہیں۔ تقریباً دو casualties daily کی average چل رہی ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں اور کیا اس کا کوئی link افغانستان کی صورت حال سے ہے یا کوئی ہمارا internal problem ہے؟

جناب چیئرمین: معزز وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور، اس کا ویسے سوال سے تعلق نہیں ہے لیکن اگر آپ جواب دینا چاہتے ہیں تو short جواب دے دیں۔

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! یہ sensitive issues ہیں، میں صرف اتنا کہوں گا کہ اُس طرف سے معاملات بہتر ہونے میں تھوڑا وقت لگے گا کیونکہ وہاں دہشت گردی کے جو اڈے تھے، انہیں اب وہ control کریں گے تو اس میں تھوڑا سا وقت ضرور لگے گا کیونکہ پاکستان میں باہر سے جو دہشت گردی آتی ہے تو ظاہر ہے وہ آس پاس سے ہی ہوتی ہے۔ جن کے افغانستان میں اُس دور میں camps وغیرہ تھے، ان میں RAW یا دوسرے دہشت گرد اڈے تھے، اب ان پر آہستہ آہستہ control ہو گا اور بہتری آئے گی۔ انہوں نے دہشت گرد حملوں کی بات کی ہے چونکہ انہوں نے بہت sensitive چیز کے بارے میں بات کی ہے تو اگر یہ اس کے بارے میں information جاننا چاہتے ہیں تو اس کے لیے separate question دے دیں، otherwise میں انہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومتی اور حساس اداروں کی، سب کی ان چیزوں پر نظر ہے لیکن دہشت گرد حملے بہت حد تک کم ہوئے ہیں، انہیں مکمل ختم ہونے میں تھوڑا وقت ضرور لگے گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 24 سینیئر ذہبت صادق صاحب۔

* 24 Senator Nuzhat Sadiq: Will the Minister for Interior be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that private wagons plying on different routes in Islamabad Capital Territory do not follow their prescribed routes causing problems to the commuters, if so, the details of monitoring and complaint registration mechanisms set up by the ICT administration and Islamabad Traffic Police thereof indicating also challans made under the same mechanisms during the last one year; and
- (b) the steps being taken by the Islamabad Capital Administration to ensure that the private wagons ply on prescribed and approved routes?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) Yes. Two teams are constituted by Islamabad Transport Authority to inspect and check violations by Public transport on daily basis. The complaints received in this office are also addressed and checked on regular basis and strict legal action is taken against such type of violations. Total challans issued by ITA during the last one year are 3623 and fines imposed Rs. 69,23,500/- Furthermore, Islamabad Traffic Police issues traffic violation tickets to the wagons and other Public Service Vehicles (PSVs) on complaints. During the year 2021 from 01-01-2021 to 31-09-2021, total 314 complaints for non-completion of routes have been received through traffic helpline 1915 and Islamabad Traffic Police (ITP) issued violation tickets under Code 46 of Twelfth Schedule read with Section

116-A (Fine on Spot) of Motor Vehicle Ordinance, 1965. During the period under report, ITP issued 7827 Challan tickets and imposed fine of Rs. 3,913,500/- for non-completion of route by the PSVs.

(b) The teams of Secretary, ITA carried out inspections from time to time and takes action against the private wagons. The teams have reported that during the periods from 01-01-2021 to October, 2021, 422 vehicles were challaned for route violations. Furthermore, Islamabad traffic police issues tickets at route points from origin till terminating point to public transport to monitor route completion at designed routes.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیئر ذہبت صادق: جناب چیئرمین! ICT Administration نے public transport کے different routes designate کیے ہوتے ہیں اور ان routes پر گاڑیاں چلائی جاتی ہیں۔ یہ ایک بہتر idea ہے اور اب یہ بھی inexpensive نہیں ہے کیونکہ پیٹرول کی قیمتیں جیسے اوپر جارہی ہیں تو یہ بھی مہنگے ہو گئے ہوں گے۔ دیکھا گیا ہے کہ جن routes پر انہوں نے چلنا ہوتا ہے، یہ اسے complete نہیں کرتے اور لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ حکومت check کرتی ہے، انہوں نے fines بھی کیے ہیں لیکن on ground reality میں فرق ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ monitoring system کو بہتر بنانے کے لیے انہوں نے کیا steps اٹھائے ہیں تاکہ لوگوں کو سہولت ملے، بجائے اس کے کہ وہ مشکلات face کریں اور route بھی پورا نہ ہو؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے ذہبت صادق صاحبہ کے سوال کو appreciate کرتا ہوں کیونکہ ان کا directly عام عوام کے مسائل کی طرف اشارہ ہے۔ Public transport میں وہی لوگ سفر کرتے ہیں جن کے پاس اپنی conveyance نہیں

ہے، ان میں بہت سارے لوگ daily commuters ہیں جو اپنے روزگار کے لیے، سرکاری، پرائیویٹ ملازمت یا تعلیم کے لیے مختلف علاقوں سے اسلام آباد آتے ہیں اور ان کی یہ بات بالکل درست ہے۔ آج میری اس پر Ministry of Interior and ICT والوں سے تفصیل کے ساتھ بات ہوئی ہے۔ یہ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے گوڑہ سے سواری کو بٹھایا جس نے اسلام آباد Red Zone میں یا آگے ترامڑی کی طرف جانا ہے، اس کا اگر تیس یا چالیس روپے کرایہ ہے تو یہ انہیں درمیان میں اتار کر دوبارہ سواری بٹھالیتے ہیں۔ اس پر Administration کی نظر بھی ہے، وہ اس کو check بھی کرتے ہیں، چھاپے بھی مارتے ہیں، لوگ انہیں calls بھی کرتے ہیں کیونکہ regular commuters ہوتے ہیں تو ان کا کسی نہ کسی level پر پولیس کے ساتھ رابطہ رہتا ہے۔ اس پر ہم نے تقریباً آٹھ ہزار کے قریب challans کیے ہیں اور Rs. 3913500 کے قریب جمع کیے ہیں۔ یہ ایک continuously struggle ہے لیکن ایک چیز ہے جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور جس پر ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارے پاس shortage of staff ہے، اس کے لیے وزارت داخلہ کوشش کر رہی ہے کہ بھرتیاں کر کے اسے پورا کیا جائے۔ بہر حال یہ ایک genuine issue ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو کافی مسائل درپیش ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 25 سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

*25 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Interior be pleased to state that whether it is a fact that majority of women have not been issued National identity cards causing low registration ratio (45%) in the registered voters lists prepared between February, 2020 to October, 2020, if so, the steps being taken for issuance of National Identity Cards to all eligible women in Pakistan?

Sheikh Rashid Ahmed: NADRA has so far registered 83,623,553 female citizens out of 101,344,632 (as per Census data 2017) i.e. 82.5 % of the female population.

NADRA has taken various steps for issuance of CNIC to all eligible women in Pakistan like issuance of CNIC for fresh applicants free of cost, deployment of 10 x Female Mobile Registration Vans (MRVs), establishment of 19 x Female Registration Centers and observance of Friday as "Female Day" in all NADRA Registration Centers.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے پوچھا تھا کہ from February, 2020 registration کی voter lists تک to October, 2020 45% کم ہے اور یہ کافی بڑی تعداد ہے۔ اس کی بہت ساری وجوہات ہیں لیکن ایک اہم وجہ خواتین کے پاس قومی شناختی کارڈ کا نہ ہونا ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہے کہ مردوں اور خواتین کے CNIC میں ایک کروڑ ستاسی لاکھ کا فرق ہے اور یہ بہت بڑا فرق ہے۔ میرا سوال ہے کہ جو 10 women mobile vans ہیں کیا ان میں North Waziristan, South Waziristan, Kurram Agency, Mohmand Agency کے لیے کوئی van ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر NADRA کی CNIC کے اجراء کی تفصیل کیا ہے، وہ روزانہ کی بنیاد پر کتنے CNIC جاری کر رہے ہیں اور یہ ایک کروڑ ستاسی لاکھ کے gap کو کب تک ختم کر لیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! انہوں نے شاید MRVs کی بات ہے تو میں درخواست کروں گا کہ یہ نیا سوال دے دیں یا مجھے موقع دیں تاکہ میں اس پر ان کو exact information دے سکوں۔ جہاں تک خواتین کا تعلق ہے تو میرے خیال میں ہمارے ملک کی آدھی سے زیادہ آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ ان کے بارے میں آپ نے پوچھا ہے کہ ان کی registration کم کیوں ہے تو جیسے ہمارا rural background ہے، آپ کا تعلق صوبائی سے ہے اور میں بھی صوبائی سے ہوں، ہمارے آس پاس ہی قبائلی علاقے ہیں، وہاں ماضی میں اس کا رجحان کم رہا ہے۔ اسے awareness programmes کے ذریعے اور جیسے ابھی حکومت کا ایک سو چالیس ارب کا جو project ہے، جس طرح عوام کو اس میں facilitate کیا جائے گا، احساس پروگرام کے تحت مختلف programmes جن میں خواتین کو facilitate کیا جاتا ہے،

low income والے لوگوں کو جو قرض دیے جاتے ہیں تو ان تمام میں شناختی کارڈ کا استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے یہ بھی ایک incentive ہے کہ لوگ شناختی کارڈ بنوانے کے لیے آتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں NADRA نے بہت ساری جگہوں پر نئے centres کھولے ہیں۔ آگے ایک سوال lower and upper Dir کے بارے میں ہے، وہ مختلف tribal belts میں اپنے دفاتر کھول رہے ہیں، لوگوں کو encourage کیا جا رہا ہے کہ خواتین آکر registration کروائیں اور انہیں شناختی کارڈ جاری کیے جائیں۔ ان کی بات بالکل درست ہے کہ یہ gap کافی ہے، حکومت اسے cover کر رہی ہے لیکن rural areas, interior Sindh, Southern Punjab, Tribal belts میں تو وہاں یہ issue ہے۔ میں دوبارہ کہوں گا کہ اس میں تھوڑا وقت ضرور لگے گا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! Mobile vans North Waziristan, South Waziristan, Kurram, Orakzai Agencies میں جاتی ہیں یا نہیں؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ ایک کروڑ ستاسی لاکھ خواتین کے پاس شناختی کارڈ نہیں ہیں، جب ان کے پاس CNIC نہیں ہے تو وہ کسی سہولت تک access نہیں کر سکتیں۔ یہ لوگ کب تک اس gap کو ختم کریں گے؟ اس کے ساتھ ساتھ یہ مجھے بتائیں گے کہ روزانہ کتنے شناختی کارڈ جاری کیے جاتے ہیں کہ ان کی capacity کتنی ہے؟

جناب چیئرمین: معزز وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! یہ vans ہر اس جگہ جاتی ہیں جہاں ہمیں ان کی ضرورت ہوتی ہے، کچھ areas جیسے North Waziristan جس کی آپ بات کر رہے ہیں، شاید وہاں تھوڑا مسئلہ ضرور ہو کیونکہ جب آپ mobile van بھیجتے ہیں تو اس کے لیے security concerns ہوتے ہیں۔ باقی آپ جس علاقے کو specify کریں گے وہاں کے لیے ہم دے سکتے ہیں۔ اس کے لیے مجھے fresh question چاہیے ہو گا تاکہ میں انہیں exact information دے سکوں۔

جناب چیئرمین: نزہت صادق صاحبہ۔

سینیٹر نہت صادق: جناب چیئرمین! سینیٹر مشتاق صاحب نے بہت اہم سوال کیا ہے۔
 خواتین اس mainstream دھارے میں ہی نہیں ہوں گی تو وہ اپنے معاملات اور باقی چیزوں کو
 کیسے دیکھ سکیں گی۔ انہوں نے کہا ہے کہ Friday کو female day ہوتا ہے، کیا یہ اس کو TV پر
 advertise کرتے ہیں، not many people know, not many women know Friday والے دن یہ چیز ہے۔ اس کے لیے کوئی awareness
 campaign چلائیں، TV پر بتائیں تاکہ انہیں معلوم ہو اور وہ وہاں جا کر شناختی کارڈ حاصل کریں۔
 جناب چیئرمین: علی محمد خان صاحب! یہ اچھی suggestion دے رہی ہیں اور اسے
 NADRA کو pass on کریں۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! یہ بڑی اچھی suggestion ہے اور ماشاء اللہ
 میرے دونوں colleagues موجود ہیں، Minister of State for Information بھی موجود ہیں، میری ان سے درخواست ہوگی کہ سینیٹر نہت صادق کی طرف
 سے جو suggestion آئی ہے، اگر اسے consider کریں اور PTV باقاعدہ اس کی
 advertisement کرنا شروع کرے۔ ہماری Special Assistant Sahiba موجود ہیں جو خواتین کے issues کو دیکھ رہی ہیں۔ میں نے یہاں یہی بات کی تھی، شاید اس وقت
 ڈاکٹر صاحبہ موجود نہیں تھیں کہ احساس پروگرام کے جتنے بھی پروگرام آرہے ہیں، ہم لوگوں کو
 incentive دے رہے ہیں، اس میں CNIC ضروری ہوتا ہے۔ خواتین کو یہ بھی
 ایک incentive ہے کہ وہ اپنا شناختی کارڈ بنوائیں تاکہ وہ ان چیزوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 25 سینیٹر عرفان الحق صدیقی۔

*26 Senator Irfan-Ul-Haque Siddique: Will the
 Minister for Interior be pleased to state the number of
 house owners booked and prosecuted under section 144
 in the Federal Territory of Islamabad during the last three
 years from 1st October, 2018 to 30th September, 2021,
 for not submitting their tenant data in the concerned
 police station?

Sheikh Rashid Ahmed: A total number of 27 cases were registered under section 188 of PPC against the 54 violators, (House Owners) who did not submit details of tenant in their concerned police stations. After completion of investigation, challans against them were submitted in trial court where they are facing trial.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب چیئرمین! مجھے یقین ہے کہ علی محمد خان صاحب اپنی تمام تر، مہارت، مشقت کے باوجود ان four lines کے علاوہ جو جواب میں لکھ دی گئی ہیں، نہیں بتا سکتے، کاش وہ وزیر ہوتے تو وہ بتا سکتے کہ یہ 27 لوگ جن کے خلاف تین سالوں میں کرایہ داری کے قانون کے تحت مقدمات قائم ہوئے ہیں، یہ کون ہیں؟ ان تین سالوں کے اندر کوئی ایک مقدمہ پروان کیوں نہیں چڑھا، کسی ایک کو سزا کیوں نہیں ہوئی؟ تین سالوں میں صرف عرفان صدیقی کو ہتھکڑی لگا کے تھانے اور جیل میں کیوں ڈالا گیا؟ میں اس بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں، یہ بہت sensitive question ہے اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میں ان four lines سے بالکل مطمئن نہیں ہوں، آپ اسے کمیٹی میں بھیجیں، وہاں اس پر detail بحث ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب کو بھی سن لیتے ہیں۔ وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔
جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! عرفان صدیقی صاحب تو استادوں میں سے ہیں، میں اچھے sense میں بات کر رہا ہوں، ان کا قلم سے تعلق ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میری دعا ہے کہ یہ وزیر بنیں، شاید میں چھوٹا سا وزیر ہوں لیکن اگر ان کی دعا میرے ساتھ شامل حال رہی تو میں اس سے بھی بڑی کوئی چیز بن جاؤں گا۔

جناب چیئرمین: یہ اپنے students کو دعا تو دیتے ہیں۔

جناب علی محمد خان: جناب والا! انہوں نے جو سوال کیا تھا، انہوں نے numbers پوچھے تھے، ہم نے numbers بتا دیے ہیں، میں نے آج ان سے specifically پوچھا ہے کہ آپ نے اس پر کیا سزائیں دی ہیں یا اس وقت ان cases کی کیا position ہے؟ ہم نے بتایا ہے کہ کیونکہ 188 کے تحت ان کو charge کیا جاتا ہے اور یہ cases severe level

نہیں ہوتے کہ ان کو آپ کوئی بڑی بڑی سزائیں دیں، اس لیے ان کو چھوٹا سا جرمانہ ہو جاتا ہے، وہ اسے pay کر دیتے ہیں کیونکہ یہ عام لوگ ہیں، white collar لوگ ہیں، یہاں کے رہنے والے ہیں، اس لیے آپ ان کو ضرورت سے زیادہ تنگ بھی نہیں کر سکتے، مقصد صرف یہ ہے کہ آپ ان کو awareness دیں کہ حضور والا اگر آپ کسی کو کرائے پر گھر دے رہے ہیں تو خدا اس بارے میں اپنے پولیس اسٹیشن کو ضرور inform کریں۔ اگر Honourable Irfan Sahib کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، کچھ قانون سے بالاتر ہوا ہے تو مجھے اس پر افسوس ہے لیکن جو information انہوں نے مانگی ہے وہ ہم نے دی ہے، اس کے علاوہ جو بھی information چاہتے ہیں وہ ہم انہیں provide کر دیں گے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Rana Maqbool Sahib! supplementary please.

سینیٹر رانا مقبول احمد: جناب! وزیر صاحب نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ ایسے offences میں کہاں سزا ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب بڑے شفیق ہیں۔

سینیٹر رانا مقبول احمد: ہاں بڑے شفیق ہیں۔ جو ہمارے literature laureate، Irfran Siddiqui Sahib ہیں ان کے ساتھ جو humiliation ہوئی اور ان کو اس عمر میں چکی کے اندر بند کیا گیا، کیا منسٹر صاحب اس کو سزا سمجھتے ہیں یا پھر عزت افزائی سمجھتے ہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State please.

ویسے یہ supplementary نہیں بنتا بہر حال اگر آپ جواب دے دیں۔

جناب علی محمد خان: جناب! میں کیا کہہ سکتا ہوں اگر زیادتی ہوئی ہے تو مجھے افسوس اس لیے ہے کہ وہ صاحب قلم ہیں، صاحب علم ہیں اور اس پورے ایوان کے لیے قابل احترام ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Afnan Ullah! supplementary please.

سینیٹر افنان اللہ خان: جناب! میں recommend کروں گا کہ یہ معاملہ کمیٹی کو refer کیا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک معزز سینیٹر جو اس وقت سینیٹر تو نہیں تھے لیکن ہمارے Honourable politician تھے ان کے خلاف یہ معاملہ کیا گیا۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ ان کے بارے میں نہیں ہے، یہ question کچھ اور ہے، یہ آپ supplementary پوچھ رہے ہیں؟

سینیٹر افنان اللہ خان: یہ میرا supplementary سمجھ لیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کوئی ایک case بھی ایسا نہیں ہے جس میں کسی اور کو prosecute کر کے سزا دی گئی ہو جبکہ ان کو جیل میں بند کیا گیا۔ اس matter کو کمیٹی کو refer کر دیں، کمیٹی اس کو دیکھے۔
جناب چیئرمین: ان کا مسئلہ نہیں ہے جی۔ شکریہ۔

Honourable Senator Haji Hidayatullah Khan Sahib.

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: چیئرمین صاحب! شکریہ۔

*27 Senator Haji Hidayatullah Khan: Will the Minister for Interior be pleased to state:

- (a) the staff posted in NADRA Offices in Districts Upper and Lower Dir, both male and female;
- (b) the average number of people visited NADRA Offices in both districts, male and female during the last 6 months; and
- (c) whether there is any proposal under consideration to increase the staff at NADRA Offices in both districts?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) Total staff posted in Upper Dir is 49 and in Lower Dir is 56. Detail is attached at Annex-A.

b. Approximately, 0.2 million people with an average of 1500 per day visited NADRA offices of both Districts.

c. Sufficient staff is available.

Annex-A

DAUs Operating in District Dir (Upper) & Dir (Lower)

S #	District	DAUs	Male Staff	Female Staff	No of Staff
1	Dir Lower	NRC Dir Lower	6	4	10
2		NRC Odigram	7	2	9
3		NRC Khall	4	0	4
4		NRC Samarbagh	6	1	7
5		NRC Lal Qilla	6	1	7
6		NRC Talash	2	1	3
7		NRC Chakdara	11	2	13
8		MRV-50	3	0	3
Total			45	11	56

S #	District	DAUs			No of Staff
	Dir Upper	NRC Dir Upper	11	0	11
1		NRC Female Dir Upper	4	4	8
2		NRC Wari	9	0	9
3		NRC Female Wari	0	3	3
4		NRC Kalkot	5	0	5
5		NRC Sharingal	8	2	10
6		MRV-28	3	0	3
Total			40	9	49

Mr. Chairman: Supplementary please.

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: Supplementary یہ ہے کہ میں نے Upper and Lower Dir کے متعلق پوچھا تھا کہ وہاں پر نادرا دفاتر میں شناختی کارڈز کے لیے کتنا عملہ ہے، جس کا جواب انہوں نے مجھے دیا ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح محترمہ شیریں مزاری صاحبہ عورتوں کے حقوق کے لیے بہت باتیں کرتی ہیں اور ہم انہیں champion بھی سمجھتے ہیں کہ وہ عورتوں کی ہر بات پر bill لاتی ہیں لیکن یہاں یہ بات دیکھنے والی ہے کہ کچھ stations پر کوئی female workers ہی نہیں جو وہاں پر کام کر سکیں۔ تین مقامات پر انہوں نے ایک، ایک post رکھی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ایک female duty کر

رہی ہو اور وہ بیمار ہو جائے تو اس کی جگہ کون کام کرے گا۔ یہاں کوئی female نہیں ہے اور اس علاقے کے لوگ پردے کا اہتمام کرتے ہیں تو وہ کہاں جائیں گے کیونکہ پہلے تو انگوٹھا لگایا جاتا تھا اور کام چلتا تھا لیکن اب تو سیدھی سیدھی تصویر لی جاتی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ وہاں پر یہ کمی ہے جس کو پورا کیا جائے اور اسے تسلیم کیا جائے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! NADRA کو کہیں کہ اگر وہاں پر female staff نہیں ہے تو deputate کیا جائے۔ Honourable Minister Sahib.

جناب علی محمد خان: جناب! اس سلسلے میں ہم بہت sensitive ہیں بلکہ آپ کو تھوڑا سا اس بارے میں بتا بھی دوں، I don't know کہ ہدایت اللہ صاحب نے پتا نہیں اس کو شاید تفصیل کے ساتھ پڑھا ہے یا نہیں کیونکہ ہم نے آپ کو female staff کی پوری تفصیل دے دی ہے۔ اگر آپ specify کریں گے کہ کہیں پر female staff کی ضرورت ہے تو جیسے ہم نے تحت بائی میں اور ڈسٹرکٹ مردان میں ایک علاقہ شیرگڑھ ہے، وہاں پر ہم نے provide کر دیا ہے۔ پچھلے دنوں میں سوات میں کسی جگہ پروگرام کے لیے جا رہا تھا اور واپسی پر میں ایک سیاحتی علاقے بحرین میں رکا۔ وہاں مجھے لوگوں نے بتایا کیونکہ وہ پشتون بیلٹ ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ females کو female officers deal کریں خاص طور پر جب کیمرے سے تصویر وغیرہ لی جاتی ہے تو میں نے وہاں پر D.G. NADRA, Sohail Sahib سے درخواست کی جو خیر پختونخوا کو deal کرتے ہیں۔ انہوں نے فوری طور پر ایک ہفتے میں اس کا انتظام کر دیا۔ ہدایت صاحب نے دیر کے حوالے سے بات کی ہے، یہ مجھے specifically بتا دیں تو میں اسے and Sohail Sahib is very personally follow competent office ہم ان کو request کرتے ہیں اور ایک ہفتے کے اندر جہاں پر آپ چاہیں گے وہاں خواتین افسران ملیں گی۔

جناب چیئرمین: چلیں جی آپ list دے دیں۔

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: انہوں نے جو list دی ہے وہ تو میں نے پڑھ لی ہے لیکن اس میں zero لکھا ہے تو zero کو میں کیا۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں اب آپ خود list دیں کہ یہاں یہاں appoint کرائیں تو وہ کروادیں گے جی۔

Honourable Senator Naseema Ehsan Sahiba!
supplementary please.

سینیٹر نسیمہ احسان: جناب چیئرمین! یہاں پر NADRA offices میں female staff کی تعداد بہت کم ہے، Lower Dir میں males کی تعداد 45 ہے جبکہ female کی 11 ہے اور Upper Dir میں males کی تعداد 40 اور female کی 9 ہے۔ اس gap کو کیسے کم کیا جائے تاکہ عورتیں آگے آجائیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جناب! یہ جو gap ہے اس کی registration کے ساتھ direct proportionality نہیں ہے۔ Basically ان علاقوں میں خواتین آفیسرز کم ہوتی ہیں اور male officers زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ daily صرف registration نہیں کرنی ہوتی بلکہ اور بھی بہت سے issues کو دیکھنا ہوتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! آپ تشریف رکھیں وہ کہہ رہے ہیں کہ کر رہے ہیں۔ آپ نے تین supplementary questions کیے ہیں، جی۔

جناب علی محمد خان: ہدایت صاحب آج غصہ کر گئے ہیں۔ میں دوبارہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خواتین اسٹاف عموماً far flung areas میں کم ہوتی ہیں۔ وہاں پر اگر چار desk males کے ہوں تو دو desks specifically females کے لیے علیحدہ لگائے جاتے ہیں اور کوئی پابندی نہیں ہے normally male desks پر بھی خواتین آکر registrations وغیرہ کروالیتی ہیں لیکن جہاں جہاں پر خواتین کی specifically ضرورت ہے تو یہ حکومت تو اس بارے میں بہت زیادہ sensitive ہے کہ ہمارے جو دیہی علاقے ہیں، Pashtun Belt ہے یا پھر بلوچستان میں جہاں پر مذہبی رجحان زیادہ ہے اور آپ درخواست کرتے ہیں تو ہم female staff provide کرتے ہیں لیکن یہ expect کرنا کہ exactly 50% مرد ہیں تو 50%

females بھی لگائیں تو یہ اس لیے possible نہیں ہے کیونکہ بہت سی جگہوں پر آپ کو male staff زیادہ چاہیے ہوتا ہے، سکیورٹی کے لیے چاہیے ہوتا ہے۔
جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

Honourable Senator Prof. Sajid Mir Sahib.

*28 Senator Professor Sajid Mir: Will the Minister for Interior be pleased to state the reasons for ban on provision of electricity and gas connections to the inhabitants of Ghouri Town, Islamabad?

Sheikh Rashid Ahmed: The provision of utility Services is ban on all illegal / un-authorized Housing Societies including Ghouri Town. Moreover, Hon'ble Supreme Court of Pakistan and Islamabad High Court, Islamabad have also ban provision of utility services to illegal Housing Societies.

In this regard, a Sub-Committee of the Cabinet is constituted under the Chairmanship of Minister for Law and Justice to recommend policy guidelines to resolve the issue.

Mr. Chairman: Supplementary Sir.

سینیٹر ساجد میر: جناب! غوری ٹاؤن کے بارے میں پوچھا تھا کہ وہاں پر utilities کیوں provide نہیں کی گئیں تو جواب یہ ہے کہ ان کے پاس NOC نہیں تھا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ NOC کے بغیر جن CDA officers نے اسے بننے دیا، اس کی plotting ہوئی، sale ہوئی وہاں پر مکان بننے رہے۔ کیا اس دوران وہ وہاں پر گئے اور لوگوں کو بتایا اور منع کیا کہ یہاں آپ پلاٹ نہ لیں اور گھر نہ بنائیں، یہ میرا سوال ہے۔ اس کے ساتھ اسے وسیع پیمانے پر advertise بھی کرنا چاہیے تھا کہ یہ NOC کے بغیر بن رہا ہے، کوئی شخص نہ یہاں پر پلاٹ لے اور نہ گھر بنائے۔ اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا تو کیا انہیں سزا دی گئی یا ان سے کچھ پوچھا گیا۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs please.

جناب علی محمد خان: جناب! اسی کام کے لیے تو عمران خان صاحب آئے ہیں کیونکہ۔۔۔

(Desk thumping)

جناب علی محمد خان: کیونکہ جب یہ غوری ٹاؤن بن رہا تھا تو شاید پروفیسر صاحب کو یاد نہیں ہے کہ ان ہی دونوں جماعتوں کی حکومتیں تھیں۔ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ آپ لوگوں نے تو نہیں کیا لیکن Sheikh Rasheed, Interior Minister Sahib نے یہ کیس نیب کو بھیج دیا ہے۔

جناب چیئرمین: نیب کو بھیج دیا ہے جی۔ حاجی ہدایت اللہ صاحب! مائیک بند کریں ناں جی یا پھر supplementary ہے۔

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: اس میں تھا، یہاں نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Zeeshan Khanzada.

* 29 Senator Zeeshan Khanzada: Will the Minister for Railways be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Ministry to extend and connect rail link between Pakistan and Afghanistan under CPEC project, if so, details thereof ?

Senator Muhammad Azam Khan Swati: The proposal to extend and connect rail link between Pakistan and Afghanistan under CPEC project under consideration which was discussed in the 5th JCC meeting held on 12-11-2015. However, it has not been included in CPEC project yet.

It is stated that rail link between Pakistan and Afghanistan via ML-1 has been planned through another project of Mazar-e-Sharif-Kabul-Peshawar rail Link for which a Road Map between Uzbekistan Afghanistan and Pakistan has already been signed.

Mr. Chairman: Supplementary please.

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب! یہ سوال میں نے اس لیے پوچھا ہے کیونکہ آج کل حکومت کا central Asian states کے ساتھ relations improve کرنے پر focus ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کافی improvement آگئی ہے اور اب trade کے حوالے سے ان کے ساتھ کافی باتیں ہو رہی ہیں جس میں railway link بہت ضروری چیز ہے۔ وزیر صاحب نے جواب میں یہ کہا ہے کہ ابھی ایک پراجیکٹ ازبکستان کے ساتھ ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس پراجیکٹ کی کیا timelines ہیں اور اس میں پاکستان specially جو side complete کرے گا یا پاکستان کا کتنا portion ہے اور اس میں کتنا وقت لگے گا؟ بڑی مہربانی۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Railways, Senator Azam Swati Sahib.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی (وزیر برائے ریلوے): بہت شکریہ ذیشان صاحب۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ 5th JCC میں پہلی حکومت نے کوشش کی تھی کہ اس پراجیکٹ کو CPEC کے اندر ڈالا جائے لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ President Uzbekistan خود اس کو lead کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں through video link کئی meetings ہو چکی ہیں، ان کے تین وزرا ہمارے پاس آئے تھے، بڑی تیزی کے ساتھ اس پر کام ہو رہا ہے۔ پہلے انہوں نے چھ مختلف راستے تلاش کئے تھے، وہ ازبکستان سے مزار شریف تک اپنی rail کو لے آئے ہیں اور اب طورخم تک اس کو connect کرنا ہے۔ اس کے لیے انہوں نے survey almost complete کر لیا ہے۔ ان کے 6 routes تھے لیکن چند دن پہلے انہوں نے جو route final کیا ہے وہ مزار شریف، لوگر، کابل، جلال آباد اور طورخم ہے۔ World Bank نے بھی ان کو اشارہ دے دیا کہ 4.5 billion US dollar ان کو دیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ میرا اپنا بھی یہ خیال ہے کہ اللہ کرے کہ افغانستان کے حالات جلد بہتر ہو جائیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ML-1 جس طرح پاکستان کی معیشت اور معاشرت کے لیے lifeline ہے۔ یہ سنٹرل ایشیا کے لیے شہ رگ ہے۔ جب اس کو ہم ان کے ساتھ connect کریں گے تو پورے Central Asian States کے ساتھ ان شاء اللہ ہماری connectivity ہو جائے گی۔ CPEC کے تحت یہ ہمارا دوسرا پروگرام ہے جو ہونے جا رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تقریباً ایک مہینے میں جو route ہے وہ confirm ہو جائے گا۔ Feasibility تقریباً آخری مراحل میں ہے۔ ان شاء اللہ ہماری حکومت

کی موجودگی میں اس route پر کم از کم کام شروع ہو جائے گا۔ اگر کام شروع نہیں ہوگا تو جتنی بھی technical and financial ضروریات ہیں وہ تقریباً پوری ہو جائیں گی۔
جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ۔

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں بھی ایک بہت ضروری track کی بات کر رہی ہوں جو کہ اس ہاؤس میں already تین مرتبہ discuss ہوا ہے۔ یہ track نوشہرہ سے براستہ تخت بھائی مالا کنڈ تک ہے۔ علی محمد صاحب نے اس کا جواب دیا تھا۔ کافی عرصہ ہوا ہے اور اس پر کام شروع نہیں ہوا۔ The track is already there اس کی repair کی ضرورت ہے۔ جناب چیئرمین! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ نوشہرہ میں CPEC کے تحت ایک industrial zone بن رہا ہے۔ تین سال ہو گئے ہیں اور اس پر جواب آتا ہے لیکن کام ابھی تک شروع نہیں ہوا۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Railway, please.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی (وزیر برائے ریلوے): ڈاکٹر صاحبہ سے گزارش ہے کہ پچھلے ہفتے میں وہاں پر گیا تھا۔ علی محمد صاحب، سینیٹر فدا محمد صاحب اور دوسرے MPA صاحبان بھی موجود تھے۔ اس track کا ایک ایک حصہ میں نے خود دیکھا ہے۔ سینیٹر فدا محمد صاحب نے بڑی زبردست قسم کی دعوت ہمیں وہاں پر دی تھی۔ ایک ہفتہ یا زیادہ سے زیادہ دو ہفتے کے اندر نوشہرہ سے مردان تک ہم ان شاء اللہ تعالیٰ ریل چلائیں گے۔ اس کے بعد میں نے اس علاقے کے اپنے محبوب قائدین سے وقت لیا ہے جو کہ مجھ سے چھوٹے بھی ہیں لیکن ہمارے قائدین ہیں۔ تین مہینے کے اندر ہم مردان سے درگئی تک ہر صورت میں ریل چلائیں گے۔ ڈاکٹر صاحبہ کو کہتا ہوں کہ یہ تو 21 سال سے بے کار پڑا ہوا ہے۔ یہ کل تو خراب نہیں ہوا۔ ہماری حکومت میں خراب نہیں ہوا۔ 21 سالوں سے اس track پر کسی نے کام نہیں کیا۔ اگر اب ہم کام کر رہے ہیں تو اس کو اچھا ہی سمجھا جائے کیونکہ یہ PTI کا track نہیں ہوگا بلکہ یہ مملکت پاکستان کا track اور اثاثہ ہوگا۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! ضمنی سوال۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال اس سے متعلق ہے۔ یہ جو نوشہرہ سے درگئی تک ریلوے لائن ہے۔ اس کا افتتاح تقریباً ڈیڑھ سال پہلے ہمارے وزیر ریلوے اور علی محمد خان صاحب نے کیا تھا اور اس میں غالباً انہوں نے سفر بھی کیا ہے۔ ایک آدھ مرتبہ وہاں سے Train بھی چلی۔ اس کے بعد یہ Train پھر بند ہو گئی۔ ہمیں یہ بتادیں کہ جب دوسری مرتبہ یہ افتتاح کریں گے تو وہ کب ہوگا اور وہ افتتاح بھی اسی طرح ہوگا جس طرح پہلی مرتبہ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! انہوں نے میرا نام لیا ہے۔ ویسے بھی میرے محترم ہیں نام لیتے رہتے ہیں۔ میں اعظم خان سواتی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس پر اتنا interest لیا ہے۔ یہ بہت پرانی کہانی ہے۔ میں جب 2013 میں پہلی مرتبہ elect ہو کر آیا تو خواجہ سعد رفیق صاحب کے پاس میں دو تین مرتبہ گیا تھا۔ انہوں نے کوشش کی ہوگی۔ شاید اس وقت ان کے لیے یہ ممکن نہیں تھا۔ اس کے بعد جب ہماری حکومت آئی۔ انہوں نے صحیح بتایا۔ شیخ صاحب کو ہم وہاں پر لے گئے تھے۔ ہمارے ساتھ صوبائی وزیر عاطف خان صاحب بھی موجود تھے۔ وہ ہم نے Train کا افتتاح نہیں کیا تھا۔ ہم Train میں نوشہرہ سے تحت بھائی تک گئے تھے۔ تحت بھائی سے آگے track workable تھا کیونکہ وہاں پر جو NHA کا bridge بن رہا تھا اس کے نیچے کچھ مسائل تھے۔ وہ مسائل ہم نے مقامی حکومت اور صوبائی حکومت کے تعاون سے حل کر دیے ہیں۔ تقریباً 20 سال سے یہ track بند پڑا تھا۔ شیخ صاحب نے اس کا افتتاح نہیں کیا تھا۔ انہوں نے اس پر کام کی ابتداء کی تھی کہ اس کو ہم جلد از جلد مکمل کریں گے۔ میں یہ مانتا ہوں کہ اس پر وزارت ریلوے کا زیادہ وقت لگا ہے۔ اعظم سواتی صاحب جب آئے ہیں۔ پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر بھی رہے ہیں۔ جیسے ہی یہ آگئے ہیں تو میں نے ان کے Office جا کر یہ request کی تھی کہ آپ خدارا ہمارے اس track کو بحال کریں۔ ماشاء اللہ یہ ہمارے ساتھ گئے ہیں۔ وہاں پر ہمارے MPA مصور خان صاحب اور سینیٹر فدا محمد صاحب بھی موجود تھے۔ وہاں پر جا کر انہوں نے بڑے اچھے فیصلے کیے ہیں۔ تقریباً دسمبر کے آخر تک انہوں نے time دیا ہے۔ مہینے کے اندر نوشہرہ سے مردان تک یہ شروع ہو جائے گا۔ دسمبر کے آخر تک ان شاء

اللہ ہم توقع رکھتے ہیں کہ مالاکنڈ سے نوشہرہ تک start ہو جائے گا جو کہ نہ مسلم لیگ (ن) اور نہ پیپلز پارٹی start کر سکی تھی۔

جناب چیئرمین: حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

*30 Senator Haji Hidayatullah Khan: Will the Minister for Railways be pleased to state:

- (a) total projected expenditure for the completion of Karachi Circular Railways (KCR);
- (b) the funds released for the project by the Federal Government; and
- (c) tentative deadline for operationalisation of KCR indicating also the estimated number of commuters?

Senator Muhammad Azam Khan Swati: (a) As Hon'able Supreme Court ordered on 06-03-2021 to revive Karachi Circular Railways as it existed before its closure and continue working for a modern KCR. For Revival of KCR on existing alignment, a PSDP project with approved at cost of Rs. 1850 million has been envisaged and is under execution. Total expenditure so far is Rs. 590 million in this project.

Modern KCR on PPP has been envisaged @ cost of Rs. 222 billion. Technical and financial study completed and send to P3A.

For construction of grey structure for elimination of level crossings from KCR loop line, a PSDP project has been approved by ECNEC at the cost of Rs. 20.715 billion.

(b) For the project Revival of KCR on existing alignment, Rs. 685 Million has been released so far.

The project Construction of infrastructure (flyovers/under pass structures) for elimination of level crossings from the loop section of KCR will be reflected shortly and required funds will be released accordingly.

(c) KCR on existing alignment has been restored from Pipri to Karachi City (50 Km) on 19-11-2020 and it was extended up to Orangi Station on 10-02-2021.

The tentative deadline for operationalization of modern KCR on PPP mode is end of 2023 and there will be 475000 commuters per day.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس جواب میں انہوں نے یہ نہیں بتایا ہے کہ اس کا موجودہ status کیا ہے اور کام کب تک شروع کیا جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: حاجی صاحب! یقین کریں کہ یہ اتنا بڑا project ہے کہ اس کی تکمیل پر کراچی، سندھ اور پورا پاکستان فخر کرے گا۔ اس کا credit نہ صرف ہماری حکومت کو جائے گا بلکہ چیف جسٹس آف پاکستان کو بھی جائے گا کیونکہ ان کی ہدایت کے مطابق سب سے پہلے ہم نے 50 کلومیٹر جو پرانی لائن تھی اس کو ہم نے rehabilitate کیا۔ آج بھی آپ کی ریل وہاں پر چل رہی ہے لیکن Modern KCR کی بہت بڑی ضرورت ہے کیونکہ یہ تقریباً 220 ارب روپے کا project ہے۔ Last week عمران خان صاحب نے جا کر اس کا افتتاح کیا ہے۔ Governor Sindh بھی وہاں پر موجود تھے۔ ہمارے بہت زیادہ وفاقی وزراء، MNAs and MPAs موجود تھے۔ اس کی بھی technical and financial feasibility ہو چکی ہے۔ سپریم کورٹ کی ہدایت کے مطابق ہم نے FWO کو یہ ٹھیکہ دینے کا فیصلہ کیا ہے لیکن IPPRA Rules کی اجازت نہیں دیتے۔ اگر کوئی دوسری ایجنسی جیسا کہ NLC ہے وہ بھی اسی قسم کے کام کرتی ہے۔ تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان قواعد اور قوانین کو ensure کریں کہ FWO کو جب یہ ٹھیکہ دیا جائے گا

حالانکہ Government to Government ہے اس میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن ان قواعد پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس وقت FWO ہر Item کی pricing کر رہا ہے۔ ہماری ساری قانونی ضروریات پوری ہو چکی ہیں صرف ایک جو بورڈ کا ہے۔ یہ Public Private Partnership پر جائے گا۔ صرف اس بورڈ کا آخری اجلاس ہونا ہے۔ دوسری طرف FWO Item wise price ہمیں دے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے کہ ایک مہینے تک یا زیادہ سے زیادہ 60 دنوں تک FWO اس پر عملی طور پر کام شروع کر دے گی۔ اس پر حکومت سندھ چھ ارب روپے دے گا۔ یہ رقم چونکہ تھوڑی ہے لیکن وہ ہمارے ساتھ کھڑے ہیں۔ ان کے ذریعے ہی ہم encroachment کو ہٹائیں گے اور یہ پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

جناب چیئرمین: تاج حیدر صاحب۔

سینیٹر تاج حیدر: شکریہ، جناب چیئرمین! بار بار اعلان کیا جاتا ہے کہ ملک میں بجلی کی generation capacity ہے وہ ضرورت سے کوئی 17, 18 ہزار میگاواٹ زیادہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ solar energy کا بھی option موجود ہے۔

جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو existing route بننے جا رہا ہے اس پر electrical traction استعمال کیا جائے گا جبکہ electrical locomotive کی cost کوئی 35% کم ہے۔ دوسرے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ اورنگی ٹنک ٹرین جارہی ہے۔ جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب کو اطلاع دوں گا کہ کوئی ٹرین اورنگی ٹنک نہیں جارہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: میں آپ کو آج بھی ڈرگٹ روڈ سے City station تک بیٹھا سکتا ہوں۔ یہ وہ فرسودہ track ہے جس پر ہم کوئی بہتر سروس فراہم نہیں کر سکتے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں جو Modern KCR کا ہے اس کو ایک دن کے لیے کمیٹی میں رکھ لیں۔ میں آپ کو بریفنگ دے دوں۔ یہ پاکستان کا نہیں بلکہ دنیا کا ایک زبردست پراجیکٹ ہے جو ہماری حکومت نے کراچی کے عوام کو دیا ہے۔ آپ کے ٹیکس کا پیسا ہوگا لیکن Public Private Partnership پر ہوگا۔

اس لیے کہ ہماری kitty میں اتنا پیسا نہیں ہے اور نہ ہم چلا سکتے ہیں۔ پاکستان ریلوے اس لیے یہ چیزیں outsource کر رہا ہے۔ آپ کی freight wagon outsource کر رہا ہے۔ آپ کی passenger trains outsource کر رہا ہے کہ اگر یہ نہیں کریں گے تو پاکستان ریلوے survive نہیں کر سکے گا۔ آپ کو ان لوگوں کو ساتھ لے کر آنا چاہیے جو business minded ہوں جو اور investment کریں گے۔

جو آپ کہہ رہے ہیں، اس وقت یہ ساری چیزیں Consultant ہمیں بتائے گا۔ وہ ڈیزل پر چلائے گا یا وہ electric train ہوگی۔ دونوں چیزیں 220 billion میں ہوں گی لیکن tendering process ہے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بہرہ مند خان تنگی۔ please.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جب آپ کا سوال ہوگا تو میں آپ کو بھی ٹھنڈا کر دوں گا۔ ذرا صبر کر کے بیٹھیں میں ان کو جواب دے رہا ہوں۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Saifullah Abro on a supplementary please.

سینیٹر سیف اللہ ابرو: شکریہ، ریلوے کی بات چلی ہے تو میرا ایک motion جو پچھلے چھ ماہ سے pending ہے شاید وہ issue آیا یا نہیں تو میں نے کہا کہ میں بھی اس موقع سے فائدہ اٹھاؤں۔ جب last year COVID start ہوا تو دو ٹرینیں چلتی تھیں، ایک خوشحال خان خٹک پشاور سے کراچی via لاڑکانہ، دوسری بولان میل تھی جو کوئٹہ سے کراچی via لاڑکانہ چلتی تھی۔ ساری ٹرینیں بحال ہو گئیں لیکن لاڑکانہ کا نصیب نہیں جاگ رہا۔

میں نے کہا کہ مجھے موقع ملا ہے تو میں وزیر صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ کوئی ہم پر نظر کرم ہوگی اور کیا یہ دونوں trains start ہو سکتی ہیں کیونکہ یہ صرف لاڑکانہ اور سندھ کا issue نہیں ہے۔ بولان ٹرین کوئٹہ سے چلتی ہے جس سے بلوچستان کے کافی لوگ مستفید ہوتے ہیں River Indus کے right side پر کوئی بھی ٹری train نہیں ہے۔ خوشحال خان خٹک

پشاور سے آتی ہے تو میں KP کے بھائیوں سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی support کریں کہ ہماری یہ

دونوں trains جلد start کی جائیں۔ Thank you.

Mr. Chairman: Honourable Minister for Railways please.

جناب! یہ trains start کریں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جو حکم دیا ہے بالکل درست ہے لیکن اس وقت ہمارے پاس پسخر ڈبے موجود نہیں ہیں۔ 230 ہم نئے ڈبے خرید رہے ہیں، مہینہ لگے گا، دو مہینے لگیں گے لیکن کم از کم اتنی داد دے دیں کہ پچاس سال پرانی کوچز ہم کسی نہ کسی طرح درست کر لیں، سندھ پاکستان کا حصہ ہے، ہمیں فخر ہے کہ ایک ٹرین ہم نے وہاں چلا دی ہے۔ ان کی لاٹکانہ ٹرین ان شاء اللہ تعالیٰ تیسرے یا چوتھے نمبر پر ہے، اس کو بھی ہم چلائیں گے۔ جو بولان کا کہتے ہیں، یقین کریں کہ مجھے ندامت محسوس ہو رہی ہے اس لئے میں کوئٹہ نہیں جا رہا کہ جب تک میں وہاں دوسری ٹرین نہیں چلاؤں گا اس وقت تک میں وہاں نہیں جاؤں گا اور وہ خدا کے فضل سے تیار ہے۔ میں صرف چیئرمین سینیٹ کا انتظار کر رہا ہوں جب وہ مجھے حکم دیں گے، تاکہ وہاں لوگوں کی سہولت کے مطابق چلائیں۔

جناب چیئرمین: فوراً چلے جائیں مہربانی کریں وہاں train start کریں۔

Honourable Senator Muhammad Akram on supplementary please.

سینیٹر محمد اکرم: وزیر موصوف سے میرا سوال یہ ہے کہ جو railway track کی بات ہو رہی ہے، افغانستان، پٹانہیں ترکمانستان، ازبکستان یا within country سی پیک کا مرکز اور منبع گوادر ہے، کیا اس کے بارے میں کوئی ایسا منصوبہ ہے یا feasibility ہے؟

دوسری بات، partition کے بعد کوئی ریلوے ٹریک بنا تو نہیں ہے بلکہ اکھاڑے گئے ہیں۔ آپ کہتے ہیں بن رہی ہے یا ہم خبروں میں سنتے ہیں لیکن بہر حال میرا سوال یہ ہے کہ گوادر اس منصوبے کا حصہ ہے یا نہیں ہے جبکہ سی پیک کا منبع اور مرکز گوادر ہے۔

جناب چیئرمین: جی معزز وزیر برائے ریلوے! گوادر کے لئے کوئی ہے یا نہیں ہے جناب۔ سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! سینیٹر صاحب میرے لئے بڑے فاضل اور معتبر ہیں۔ مجھے صرف ایک نشان دہی کرا دیں کہ ہماری حکومت میں پاکستان ریلوے کا ٹریک اکھاڑا گیا ہے۔ اس سے

پہلے کی حکومتیں، آپ کی حکومت تھی، اس سے پہلے دوسری حکومت تھی انہوں نے یہ اکھاڑا اور اپنی فیکٹریوں میں یہ لوہالے کر گئے ہیں۔ پاکستان ریلوے میں بہت زیادہ investment کرنی چاہیے تھی اس لیے کہ آج دنیا کا مستقبل ریلوے سے منسلک ہے آپ ساری دنیا کو دیکھ رہے ہیں۔ اب اللہ کا شکر ہے، پہلے تو ٹریک، اللہ کرے ML-1 جلدی شروع ہو جائے، اللہ کرے ازبکستان کا project جلدی شروع ہو جائے۔ ہماری نظروں میں ہے کہ ہم Public-Private partnership پر ہر جگہ پر آپ دیکھ لیں کہ weekly and monthly advertisement جارہی ہے، ہم customers attract کر رہے ہیں اور ریلوے ہر جگہ منافع بخش ہے لیکن چونکہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں۔ کچھ حکومتیں ریلوے کو تباہی کی طرف لے کر گئی ہیں۔ ان شاء اللہ آپ پہلی مرتبہ دیکھیں گے، مجھے چار پانچ ماہ اور لگانے دیں اور دیکھیں ریلوے کا منافع کہاں تک پہنچتا ہے۔ تو میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ہم اپنی طرف سے تذبذب سے لگے ہوئے ہیں، Prime Minister of Pakistan ہم سے بریفنگ لیتے ہیں اور میری پوری ٹیم اور افسران اس کام پر لگے ہوئے ہیں۔ جہاں تک آپ کا گواہ اور سی پیک کا سوال ہے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ہوگا لیکن سی پیک کا project ابھی تک میری نظر سے گزرا نہیں ہے، feasibility ضرور بنی ہے۔ اب اس کو اگر آپ کہتے ہیں کہ کونسے ماڈل کے اندر، اس وقت ہمارے پاس تین اور بڑے بڑے customer ہیں۔ میں نام نہیں لینا چاہتا کیونکہ انہوں نے منع کیا ہے۔ ہمارے پاس تین customer بڑے بڑے ہیں جو اس project کو دیکھ رہے ہیں۔ کراچی، گواہ اور گواہ سے کونسل کے روٹ کو دیکھ رہے ہیں لیکن ابھی یہ صرف initial stage پر ہے۔ اللہ کرے ہماری حکومت کے اس ایک سال دس ماہ کے اندر اندر یہ کام شروع ہو جائے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Haji

Hidayatullah Khan Sahib.

* 31 Senator Haji Hidayatullah Khan: Will the Minister for Interior be pleased to state the timelines for provision of basic amenities i.e. construction of roads, streets, culverts, drinking water, Sewerage, Sui gas, Mosques, Schools, Markets, Streets lights and

recreational/public parks in Sector I-11/2, Islamabad by Capital Development Authority?

Sheikh Rashid Ahmed: The status of ongoing different development works in Sector I-11 is given as under:-

(1) Roads, Drainage system & Culverts

- (i) Construction of 25 VRs (Streets in I-11/1 and I-11/2 . (Work in Progress).
- (ii) Construction of 4 Nos. Box culverts in sector I-11/2, Islamabad. (Work in Progress).
- (iii) providing and laying of Storm drainage System in Sector I-11/1-2. (Work in Progress).
- (iv) Rehabilitation of Service road (North) I-11/2. (Completed).
- (v) P/F sign Board I-11 (estimation under preparation).
- (vi) Masjid & Cat-III type shopping center (Design phase).

(2) Sui Gas

Provision of Sui Gas in Sector I-11/1 & 2 (Work in Progress)

(3) Street Lights

Provision of streets lights (Estimate process for approval)

(4) Sewerage System

Tender has been opened on 18-10-2021 and after acceptance work will be started at site.

(5) Water Supply

The work for water supply distribution network in sector I-11/2 was awarded in 2014 and completed up to 60% at site. The work remained suspended for a longtime due to shortage of funds as the said directorate was under administrative control of Metropolitan Corporation of Islamabad. At present contractor is not willing to complete the balance work. In this regard committee has been constituted to examine the case and put up recommendations to complete the balance work.

- (6) Environment Wing Construction of Parks in design phase. The above mentioned works will be completed with in one year subject to availability of funds.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: معزز وزیر صاحب نے جو مجھے جواب دیا ہے وہ اس طرح ہے کہ پرانے زمانے کی بات ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک دکاندار تھا، لوگ آکر اس سے ادھار لیا کرتے تھے۔ وہ ایک دفعہ لکھتے تھے کہ گڑا تا، تو اس کے بعد کوئی اور چیز نیچے لکھتے تھے (پشتو) کہ پھر لے گئے، پھر لے گئے، پھر لے گئے۔ نہ کوئی حساب کتاب، نہ کوئی پیسے۔۔۔۔۔
جناب چیئرمین: جناب! ضمنی سوال بتائیں۔

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان: میں یہ کہتا ہوں کہ اس کا جواب کیا ہے؟ اس کا جواب مجھے انہوں نے یہ دیا ہے کہ پیش رفت جاری ہے، پیش رفت جاری ہے، پیش رفت جاری ہے حالانکہ کوئی کام نہیں ہے۔ تو یہ پیش رفت جاری ہے تو کب تک جاری ہے؟ جس کا انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ کب تک مکمل ہو جائے گا تو یہ بتادیں کہ کب تک ہو جائے گا؟

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب! بتائیں کب تک complete کر رہے ہیں جناب۔

جاری و ساری سے جان چھڑائیں اور کام کریں۔ جی وزیر صاحب۔

جناب علی محمد خان: (پشتو)

جناب چیئرمین: پشتو نہیں اردو میں بات کریں۔ please۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: انگریزی کی اجازت ہے تو انگریزی میں بات کریں۔

جناب علی محمد خان: انگریزی میں تو آپ بات کریں گے، ہم تو پاکستان کے پڑھے لکھے لوگ ہیں، ٹائٹلوں پر بیٹھ کر پڑھے ہیں۔ میں تو اردو میں بات کروں گا۔ شکر ہے وہ کہتے ہیں ناں کہ نہیں کھیل اے داغ یاروں سے کہہ دو کہ آتی ہے اردو زباں آتے آتے

جناب چیئرمین: جی علی محمد خان صاحب۔

جناب علی محمد خان: (پشتو)

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پھر پشتو please شیریں رحمن صاحبہ! Fifty percent

House پٹھان ہے دھیان سے۔

جناب علی محمد خان: میں ان کو پنجابی میں بھی سناسکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیں جی، اب اس کا جواب دیں please جی اب سوال کا جواب دو علی

محمد خان کہ کب complete ہوگا۔

جناب علی محمد خان: جناب! یہ بڑا اہم سوال 11/2- کے حوالے سے ہے۔ اس پر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جو معزز ہدایت اللہ صاحب نے بات کی ہے، دیکھیں اس سیکٹر میں جو اہم ترین کام ہے، تین چار بڑے کاموں میں سے کچھ تو ہو گئے ہیں۔ یہ roads کا پوچھ رہے ہیں۔ دیکھیں، main roads کا اور۔ sewerage lines plus water, plus sui gas پانی کا ایک issue ہے وہ میں بعد میں بتاتا ہوں۔ سوئی گیس پر work in progress ہے۔ ظاہر ہے جناب ہم آپ کو یہ نہیں بتا سکتے کہ کب تک ساری گیس لائن بچھالی جائیں گی کیونکہ لوگ آرہے ہیں، خریداری کر رہے ہیں، کچھ گھر بن رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ سوئی گیس لائنیں بچھیں گی۔

ایک چیز کا میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ پانی جو سب سے زیادہ اہم چیز ہے، گیس سے بھی زیادہ اہم پانی ہے اس کا 60% کام ہو گیا ہے۔ MCI کے دور میں کچھ اس میں مسئلہ آگیا تھا، ظاہر ہے

MCI ہمارے under نہیں تھی، ایک جماعت اس کو head کر رہی تھی۔ کوئی جماعت تھی، میں وہ بھی نہیں بتانا چاہتا کیونکہ وہ پھر political point scoring بن جاتی ہے لیکن MCI کو ہم لوگ head نہیں کر رہے تھے۔ جب تک MCI اس کی in-charge تھی تو یہ نہیں ہو رہا تھا۔ اب اس پر ہم نے ایک کمیٹی بنادی ہے کیونکہ ٹھیکیدار کا MCI سے کوئی شاید مسئلہ ہو گیا تھا لیکن ہم پانی کا 60% کام کر چکے ہیں۔ Sewerage lines tendering process میں وہ start and acceptance of work will be started at the site, ہو جائے گا۔ اس میں دو تین چیزیں ایسی ہیں جو design phase میں ہیں، اس میں کام تیز کرنے کی ضرورت ہے جس پر ان شاء اللہ ہم کام کو تیز کریں گے۔ ایک مسجد کا ہے، ایک shopping centre کا ہے، Street lights, pavements, کچھ کام ہو گیا ہے، کچھ کام ہو رہا ہے۔ نیا سیکٹر ہے، اس میں تھوڑا سا وقت لگے گا، main roads بچھادی گئی ہیں، سوئی گیس کا کام جاری ہے اور پانی کا 60% کام ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر زر قاصد صاحبہ۔

سینیٹر ڈاکٹر زر قاصد سہروردی: بہت شکریہ جناب! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سی ڈی اے کی بات چل رہی ہے اور ہمارے دل پر نشتر چل رہے ہیں کیونکہ ہم سب سی ڈی اے کے clients ہیں، ہم سب Parliamentary Lodges میں رہتے ہیں، یہ عمارت سی ڈی اے کی maintained ہے لیکن انتہائی شرم آتی ہے کہ ہم جس عمارت میں ہیں، وہاں اگر bathroom میں چلے جائیں، وہاں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ جب میں اس پر سوال کرنا چاہتی ہوں تو مجھے کہا جاتا ہے کہ اس پر سوال نہیں ہو سکتا۔ اس لیے میں ضمنی سوال پوچھ رہی ہوں۔

دوسری بات یہ ہے کہ کیا سی ڈی اے کسی چیز کے لیے accountable ہے؟ مجھے بتایا جاتا ہے کہ سی ڈی اے کو maintenance of Parliament and Parliamentary Lodges کے لیے اربوں روپے دیے جاتے ہیں۔ کیا Parliamentary Lodges میں ہم عزت دار لوگ اپنے اچھے گھروں کو چھوڑ کر چوہے دیکھنے کے لیے آتے ہیں؟ وہاں پر چوہے، لال بیگ، گندگی ہے، جب کہا جاتا ہے کہ اس کو صاف کریں

تو جواب ملتا ہے کہ میڈم! اپنا Lodge صاف کرائیں، باقی آپ رہنے دیں۔ لاجز کے بیچ میں ٹوٹی ہوئی railings مٹی پڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا تیمور سہروردی: نہیں جناب! یہ بات اتنی چھوٹی نہیں ہے۔ مجھے اس بات کا جواب چاہیے کہ کیا یہ Lodges honourable Members of Parliament کے لیے ہیں یا ان کے رشتہ داروں اور ان کے رشتہ داروں کے Guards کے لیے ہیں؟۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا تیمور سہروردی: نہیں جناب! اس کا مجھے جواب چاہیے۔ ہمیں اس کی list چاہیے کہ کس Lodge میں کون رہتا ہے اور کون کس کے مرہون منت ہے۔ اور آپ کی۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ issue آپ House Committee میں اٹھائیں۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا تیمور سہروردی: جناب! مجھے آج بہت تکلیف ہوئی ہے۔ آج میں آپ کو بتا بھی چکی ہوں کہ ہم کس مشکل میں رہتے ہیں۔ پارلیمانی لاجز کے اندر کرکٹ کے میچ ہو رہے ہیں اور میری جیسی ناچیز۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ لوگ سب مجھے سی ڈی اے زدہ لگ رہے ہیں۔ جی۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا تیمور سہروردی: جناب! یہ سب سی ڈی اے زدہ ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب میں نے کرکٹ کے میچ کھیلنے والوں سے پوچھا کہ آپ لاجز کے اندر کرکٹ میچ کھیل رہے ہیں تو اس لڑکے نے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ، یہ ضمنی سوال لمبا ہو گیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا تیمور سہروردی: جناب! یہ لمبا ہی ہوگا۔ یہ بات بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: ڈپٹی چیئرمین صاحب بیٹھے ہیں۔ اس کو کمیٹی میں take up کریں، وہاں پر اس مسئلے کو حل کریں، میٹنگ میں سینیٹر صاحبہ کو بلا لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا تیمور سہروردی: کوئی فکر ہی نہیں ہے، میٹنگ بلائی ہی نہیں جاتی۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں، ابھی میٹنگ بلا رہے ہیں، اس میں آپ کو بلا رہے ہیں۔

شکریہ۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا تینور سہروردی: اس پر ہمیں جواب چاہیے ورنہ یہ سوال روزانہ آتا رہے گا۔
بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani.

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہرتاج روغانی: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر ہدایت اللہ صاحب کا بہت اہم سوال ہے۔ اس کے بہت سے components ہیں، one of the components is water supply لیکن اسی ایوان میں ہم نے discuss کیا تھا کہ جو water meters لگانے ہیں، علی محمد صاحب کو شاید یاد ہو یا نہ ہو، water meters اس لیے ضروری ہیں کہ بعض لوگوں کو پینے کا پانی نہیں ملتا اور بعض لوگ گاڑیوں کو صاف کرنے کے لیے tons and tons of water is being misused. مہربانی water meters لگانا شروع کر دیں، سی ڈی اے کو کہیں، اس سے بہت زیادہ پانی بچ جائے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: Very good suggestion, note کریں اور سی ڈی اے کو forward کریں۔ محترم سینیٹر رانا محمود الحسن صاحب۔

سینیٹر رانا محمود الحسن: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! High-rise buildings بن رہی ہیں۔ اکثر آگ لگنے کے واقعات ہوتے ہیں، کراچی میں بھی ہوا، پچھلے دنوں England میں بھی ہوا۔ یہاں پر جو material استعمال ہو رہا ہے، اس حوالے سے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو aluminum sheets لگائی جاتی ہیں، Regent Plaza کراچی میں بھی آگ لگی تھی، سینکڑوں لوگ جل کر اور دھوئیں سے مرے تھے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر رانا محمود الحسن: بالکل مہنگائی سے بھی لگی ہوئی ہے۔ میں یہ تجویز دینا چاہ رہا ہوں کہ جو Building Code بنا ہے، ہم اس حوالے سے کچھ تجاویز پیش کرنا چاہتے ہیں۔ آپ قائمہ کمیٹی میں ہمیں allow کریں، جو high-rise buildings بن رہی ہیں، ان میں ایسا material استعمال کیا جائے جس سے آگ نہ لگ سکے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے۔

Question Hour is over. Leave applications.

*32 Senator Fawzia Arshad: Will the Minister for Interior be pleased to state the budget allocated by CDA during the current financial year for the cleanliness of Nallahs in Islamabad?

Sheikh Rashid Ahmed: It is informed that for the current financial year 2021-22, proposal of funds amounting to Rs. 100.00 million is demanded and it is in advance stage of allocation by Authority subject to completion of all codal formalities.

*Question No. 33 Senator Fawzia Arshad: Will the Minister for Interior be pleased to state the steps taken to clear parking areas and green belts encroached by car dealers in ICT, during the last one year?

Sheikh Rashid Ahmed: In Exercise of the powers conferred with Municipal by Laws (1969), Directorate of Municipal Administration, MCI has issued Notices to the encroacher/ violators to vacate the CDA / MCI land within Municipal limit of Islamabad. So far Notices to violators (more than 100 defaulters) have been served. The activities of the encroachers are being monitored by the staff of the DMA. After fulfillment of the codal formalities the cases of these defaulters will be referred to the Senior Special Magistrate CDA to initiate legal proceedings against encroachers besides heavy fine and imprisonment too.

*34 Senator Zeeshan Khanzada: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether it is a fact that applications of journalists for

allotment of plots in sector F-14 are laying pending with the Ministry for verification, if so, the deadline by which the pending applications will be verified and sent back to the Housing Foundation?

Reply not received.

*35 Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for Interior be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that Jammu and Kashmir Housing Society Zone-V has not yet started development work despite of the fact that development charges have been deposited from the Members, if so, reasons thereof and tentative deadline for starting up the development work;
- (b) the details of Members of the said society who have deposited cost of land and developmental charges indicating the details of amount deposited by each members tentative deadline for handing over of plots to those members; and
- (c) the steps taken by the Government against the said Society for delayed development work and not handing over of possession of plots to the Members?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) Yes. The Management Committee is making all out efforts to execute the development work but it is not possible till the recovery of misappropriated resources of the Society and payment remaining dues by the members.

(b) 178 members have paid cost of plot including additional development charges. The possession of plots

could only be handed over to the members after completion of development work for which any timeline cannot be given under current circumstances.

(c) At present 3 inquiries are ongoing in FIA. Moreover, on receiving complaints from the incumbent Management of the Society, Registrar Co-operatives / D.C. ICT has initiated 42 inquiries against ex-management of the Society. Out of these 42 inquiries, 12 have been completed determining 3.75 billion as embezzlement again ex-Management. Rest of the inquiries have almost been finalized.

*36 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the details of persons appointed in PTV during the last three years indicating also the number of persons in PTV whose services have been terminated and the reasons thereof?

Reply not received.

Sheikh Rashid Ahmed: The number illegal/unregistred Housing Societies Zone wise in Islamabad are as below:

Zone 2	-	03
Zone 3	-	04
Zone 4	-	39
<u>Zone 5</u>	-	<u>14</u>
Total		60

The details is attached at Annex-A.

Annex-A



**CAPITAL DEVELOPMENT AUTHORITY
PLANNING WING
(Directorate of Regional Planning)**



Subject:- ILLEGAL/UNAUTHORIZED HOUSING SCHEMES/SOCIETIES IN ZONE 2, 3, 4 & 5 of ICT, ISLAMABAD.

Following housing schemes/societies are being developed in Zone 2, 3, 4 & 5 of ICT, Islamabad without prior approval of the Authority:

ZONE-2:

S.No.	Title of Housing Scheme/Society	S.No.	Title of Housing Scheme/Society
1.	Islamabad Co-operative Farming Scheme, Sector D-17	4.	Pakistan Overseas Housing Scheme, Sector F-16
2.	Green City, Sector D-17, E-17	5.	Pakistan Town Phase-II G-16, F-16
3.	Gulshan-Rehman Sector C-17, D-17		

ZONE-3:

S.No.	Title of Housing Scheme/Society	S.No.	Title of Housing Scheme/Society
1.	Ali Town	5.	Major Makhdoom Society
2.	Green Meadow (North Ridge) Housing Scheme	6.	Green Hills
3.	Al-Rayan Society	7.	Arcadia City
4.	Land Sub-Division, Sponsored by Mr. Raja Fakhar, on the South of Korang River near Barani Galla Bridge.	8.	Aryan Enclave, Main Korang Road, Banni Galla.

ZONE-4:

S.No.	Title of Housing Scheme/Society	S.No.	Title of Housing Scheme/Society
1	Royal City Housing Scheme (near PINSTECH, Nilore) Lehtar Road	40.	Saif Garden, Ali Pur Farash, Lehtar Road
2	New University Town (near COMSATS), Park Road.	41.	Babar Enclave, Mohra Noor.
3	Japan Valley, Kirpa Road, Opposite Media City, Off Lehtar Road	42.	Adil Valley, Simly Dam Road.
4	Kiani Town, Kirpa Road, Off Lehtar Road.	43.	Al-Syed Avenue, Park Road.
5	Ghouri Town, (a1 phases) in Zone-4, Islamabad Expressway.	44.	Burma Town, Lehtar Road.
6	Ghouri Gardens, Lehtar Road	45.	Doctor's Enclave, Simly Dam Road.
7	Green Avenue, Park Road.	46.	Green Avenue-II, Kuri road
8	Green valley (1&2), Simly Dam Road.	47.	Green View Villas, off Lehtar Road
9	Gulberg Town (1&2), Lehtar Road.	48.	Hameed Town, (Mouza Mohrian), Kuri Road
10	Hill View Houses, Simly Dam Road.	49.	Marwa Town, Islamabad Highway
11	Iqbal Town, Islamabad Expressway.	50.	Media City-1, Kirpa Road
12	Muslim Town, Simly Dam Road.	51.	Paradise Point Housing Scheme, Lehtar Road
13	Park Lane Valley, Park Road.	52.	Ittefaq Town, old Kirpa Road, off Lehtar Road
14	PTV Colony, Simly Dam Road.	53.	Arslan Town, Lehtar Road
15	Royal Avenue, Park Road.	54.	Royal Homes/Residencia, Lehtar Road
16	Salti Town, Lehtar Road.	55.	City Views near Nilore
17	Simly Valley (1&2), Simly Dam Road.	56.	City Town, Lehtar Road
18	Spring Valley, Simly Dam Road.	57.	Muti Mahmood Enclave, off Lehtar Road
19	Al-Rehman City View, Lehtar Road (near PS Nilore).	58.	OGDCL Town near Chattar, Murree Road
20	Makkah Town, Hurno Thanda Pani Nilore Islamabad.	59.	Samaa Town, Kirpa Road, Off Lehtar Road
21	Danyal Town, Hurno Thanda Pani Nilore Islamabad.	60.	Government Officers Co-operative Farming Scheme
22	Ghakar Town, Lehtar Road (near Malal Bridge Nilore).	61.	Abu Bakar Town, Islamabad Highway
23	Zahoor Town, Lehtar Road (near B-1 Nilore Factory)	62.	Capital Gardens, Lehtar Road

	Usama Town, Hurno Thanda Pani (near Aziz Market Nilcre), Islamabad		Al-Huda Town, Lehtar Road
25	Ali Model Town	64.	Faisal Town, Islamabad Highway
26	Abdullah Gardens, Kuri Road	65.	M/s Tricor Agro Farms, Simly Dam Road
27	Centerbury Enclave near Park Road	66.	Adil Farms, Simly Dam Road.
28	Al-Nahal Housing, Simly Dam Road	67.	Badar Farms, Simly Dam Road.
29	Qurtbal Town, Islamabad Highway	68.	Green Fields, Simly Dam Road.
30	Margalla Gardens Lehtar Road	69.	Shaheen Farms, Simly Dam Road.
31	Commoners Sky Gardens (Flower Valley)	70.	J & K Farms Housing Scheme, Islamabad Expressway
32	Muzaffar Abad Town (Pind Begawal), Simly Dam Road	71.	Islamabad Farms, Simly Dam Road.
33	Olive Wood Farms, Simly Dam Road	72.	Dream Land City Lathrar Road Thanda Pani
34	Al-Qamar Town, South of Margalla Town Phase-II	73.	Rawal Enclave Kuri Road
35	Gulf Residencia Lathrar Road	74.	Yaar Muhammad Society Banni Galla
36	Ideal Residencia near Park Enclave, Kuri	75.	Kohsaar Enclave" near Naval Farms, Simly Dam Road, Sponsored by M/s Oneplus Builders & Real Estate Marketing (Pvt.) Ltd.,
37	The Enclave Housing Scheme, Main Banni Galla Road.	76.	Ameer Khan Enclave, Mallah Road, near Bahria Enclave-I, Sponsored by Mr. Allah Ditta.
38	Baylee Town, Kuri Road, near Attock Petroleum.	77.	Al-Rahman Villas, Kuri Road, near Attock Petroleum.
39	Land Sub-Division Sponsored by Mr. Shahzad, Sanjania Road opposite Beaconhouse Newlands, Banni Galla.		
ZONE-5:			
S.No.	Title of Housing Scheme/Society	S.No.	Title of Housing Scheme/Society
1	Gulshan-e-Rabia, Japan Road	15.	Askaria Town, Japan Road
2	Gulshan-e-Rehman, Japan Road	16.	Judicial Employees Housing Scheme, Kirpa Chirah Road
3	Parliamentarians Enclave, Japan Road	17.	Bankers City, Dharwala Road
4	Tele Town, Japan Road	18.	Rasheed Town, Japan Road
5	National Police Foundation, PWD Road, Islamabad Highway	19.	River View, Kahuta Road
6	Azim Town, Kahuta Road	20.	Fatima Villa, GT Road
7	Pak PWD, Islamabad Highway	21.	Television Media Town
8	Dhanyal Town, Kahuta Road	22.	Gulshan-e-Danish, GT Road
9	Ghouri Town, Phases in Zone-5 Japan Road, Islamabad Highway	23.	Aiza Garden, Mouza Lohi Bher Dakhli Jawa
10	Fiza Town, Hoar Dhanyal, Sihala	24.	Sadozai Town, Kangota Sayedan
11	Aliya Town, Mouza Lohi Bher, Dakhli Jawa	25.	New Model Town Humak / Roshan Enclave, Mouza Niazi
12	Danyal Town, Hoar Dhanyal, Sihala	26.	Downtown Residencia sponsored by M/s Downtown Properties, located at Islamabad Expressway.
13	Ayesha Town, located at Navy Road, Rawat.	27.	Rawat Housing Scheme sponsored by M/s National Police Foundation Employees Cooperative Housing Society located at G.T. Road, Rawat.
14	Rawat Enclave Housing Scheme, Kallar Syedan Road, Near F.G College, Main Rawat Chowk		

*39 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Interior be pleased to refer to Senate starred question No.50 replied on 29th September, 2021 and to state the acreage of state land in illegal occupation of trespassers in Islamabad capital territory at present with area wise break-up?

Sheikh Rashid Ahmed: In pursuance of the Section 2 (c) of Public Properties Removal of Encroachments 2021, the appointment of Authorized Officers has been made to carry out all or any purposes of the subject Ordinance including the issuance of notices for the vacation of the property, removal of structures and recovery of any fines, penalties, or recovery of the cost of demolition and removal of structures as arrears of land revenue also, the Authority is in the process of deployment of ICT based solutions with the assistance of SUPARCO and Surveyor General of Pakistan to conduct geo-mapping and other geo-sciences solutions.

*40 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Interior be pleased to state the total number of applications received for issuance of gender change certificates by NADRA from July, 2018 to June, 2021 with original and intended genders wise breakup of the applicants.

Sheikh Rashid Ahmed: Gender Change Certificate is not issued by NADRA. However, gender is modified due to medical reasons or on request of a Transgender person Male/ Female to Transgender. Detail of gender change cases processed from July 2018 to June 2021 is as under:-

Sr. No	Gender Category	Number of Cases
1.	Male to Female	16,530
2.	Female to Male	12,154
3.	Male to Transgender	09
4.	Female to Transgender	0
5.	Transgender to Male	21
6.	Transgender to Female	09
Total		28,723

*41 Senator Mohsin Aziz: Will the Minister for Interior be pleased to state:

- (a) the total construction cost of “Peshawar Morro to New Islamabad International Airport Metro Bus Project” along with cost of buses and amount incurred thereon;
- (b) the estimated monthly running / operating expenses and revenue generation from the project; and
- (c) the average monthly number of commuters of the said facility?

Sheikh Rashid Ahmed: (a)

PC-1 (Approved Cost) = Rs. 16.427 Billion

Expenditure (till-date) = Rs. 12.000 Billion (On-going)

(b) Estimated Cost for Buses = Rs.633.60 Million (30-units)

(c) Running Cost has been estimated @ Rs.793.94 Million

Revenue through sale of Tickets (tentative) @ Rs. 408.90 Million

Note: CDA is working on other revenue streams to make the System Self-sustainable.

*42-A Senator Mohsin Aziz: Will the Minister for Interior be pleased to state:

- (a) the steps taken or being taken by the Government to control dengue in Islamabad; and
- (b) the details of public awareness campaign against dengue in Islamabad Capital Territory?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) The dengue epidemic has highly hit the country, specially Lahore, Karachi, Peshawar, Rawalpindi and Rural Islamabad.

Two departments of Health take measure to control dengue fever in Islamabad.

1. DHO office M/o NHR&C for the Rural and semi-urban areas of Islamabad where dengue epidemic is high.
2. Directorate of Health Services, MCI ----- Responsible for Sectoral Islamabad/Municipal limits of CDA.

Regular Coordination meetings at Chairman CDA Office, Chief Officer, MCI, M/o NHR&C, 10 Corps Chaklala, Deputy Commissioner Office Islamabad and Dy. Commissioner Rawalpindi Office by Directorate of Health Services, MCI to coordinate with, all stake holders to plan, control and execute dengue measures.

Directorate of Health services (DHS), MCI has taken Anti-Dengue Measures in Sectoral Islamabad/Municipal limits of CDA. DHS, MCI since January, 2021, because DHS MCI is cognizant that dengue virus is endemic in twin cities and dengue cases are reported

every year since 2010, DHS MCI has taken the following measuring since January 2021:

1. Prepared high risk mapping of each street/sector.
2. Surveillance of vectors.
3. Social mobilization.
4. Teams building.
5. Trainings of teams.
6. Physical larviciding.
7. Chemical larviciding.
8. Space spray / fog.
9. Coordination meeting with other formations of CDA/MCI (Sanitation. Environment, Parks, Enforcement, DMA, Roads directorates) to contain dengue in the Municipal limits of CDA.
10. Coordination Meetings in M/o NHR&C. 10 corps, Chairman CDA. Chief Officer MCI, Dy. Commissioner ICT, Dy. Commissioner Pindi.
11. Zero period was initiated in Schools through DHS efforts
12. Through Auqaf department Mosques Clerics/ Mulanas were sensitised to convey messages especially after Jumma Prayer.

Moreover, Directorate of Health Services MCI was further strengthened through HR and budget increments. Upon, the direction of Chairman CDA, Directorate of Health Services. MCI has completed Anti-Dengue Campaign in Sectoral Islamabad. wherein street to fogging was done in all sectors of CDA including G-5, G-6, G-7, G-8, G-9, G-11, Mera-aabdi (G-12).G-13, G-14.I-8, I-9, I-10, I-11, I-12, I-14, F-5, F-6, F-7, F-8, F-9, F-10, F-11, H-8.

H-9, H-10, H-11, H-12, G-7, E-11, D-12. Saidpur Model village, Margalla Town, Rawal Town and all urban slums. As a results dengue cases (949) were reported till date (8-11-2021) from Sectoral Islamabad which is four (04) time less than the surrounding areas.

All confirmed Dengue cases were strongly responded as per SOPs of WHO.

(b) Public Awareness play a vital role in dengue control. Directorate of Health Services MCI has done the following activities for public awareness in Municipal limits of CDA.

- Mass media
 - TV/Radio
 - News paper
- Printed material
- Health talk/Lectures
- Seminars
- Walk
- Community corner meeting
- Door to Door Campaign
- Medical Camps
- TV talks

*43 Senator Dost Muhammad Khan: Will the Minister for Interior be pleased to state:

- (a) the number of casualties that have occurred due to landmine blast in South Waziristan during the last five years with year-wise break-up;

- (b) the details of financial compensation offered/paid to the victims of the said blasts; and
- (c) the steps being taken by the Government for cleaning the area from land mines?

Reply not received.

*44 Senator Zeeshan Khanzada: Will the Minister for Railways be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that the railway line / service between Pakistan and Iran is operational, if so, the number of trains being operated from Quetta to Taftan, if not reasons thereof; and
- (b) whether there is any proposal under consideration to upgrade the same, if so, details thereof ?

Senator Muhammad Azam Khan Swati: (a) Railway line between Pakistan and Iran is functional and there is consistent traffic between Pakistan-Iran.

An average 10 freight trains (5-Up / 5-Down) are running on the Quetta-Taftan section per month. The detailed position of the freight trains and commodities being transported is Annexed.

(b) Feasibility study for rehabilitation and improvement of track from Quetta to Taftan carried out in June, 2019 for design of 120 KM/h.

The estimated cost of rehabilitation and improvement of track from Quetta-Taftan is US\$698 million. Pakistan Railways has offered this section for up-gradation to potential investors of different countries including Russia, Kazakhstan, Iran, Belarus on Public Private Partnership (PPP) / Built Operate Transfer (BOT) mode.

Annexure

INTERCHANGE OF WAGONS BETWEEN PAKISTAN – IRAN DURING 2020-21

Month	Trains	Wagons received from Iran										Trains		Wagons made over to Iran						
		Tiles	Sulphur	Date	Cement	Misc	Bitumen	Sulphur	Empty	Rice	Oil	Total	Rice	Kil	Potato	Misc	Potato	Empty	Cont	
July	4	0	75	5	-	7	21	0	-	-	3	111	4	-	-	-	-	63	-	
Aug	5	0	111	3	-	-	43	-	1	-	-	158	5	-	-	-	-	160	-	
Sep	7	0	168	0	-	5	12	-	10	-	1	196	7	-	-	-	-	207	-	
Oct	6	0	163	1	-	10	-	-	-	-	4	178	6	-	-	-	-	132	-	
Nov	6	0	129	1	-	4	-	-	-	-	-	134	6	-	-	-	-	178	-	
Dec	5	0	139	2	-	8	-	-	1	-	-	150	6	-	-	-	-	163	-	
Jan	7	0	215	1	-	3	-	-	1	-	-	220	6	-	-	-	-	186	-	
Feb	6	0	178	0	-	-	-	-	-	-	-	178	7	-	-	-	-	206	-	
Mar	4	0	88	-	-	2	-	-	-	-	-	90	3	-	-	-	-	95	-	
Apr	4	0	103	-	-	6	-	-	-	-	1	110	4	-	-	-	-	103	-	
May	5	0	027	-	-	1	-	-	23	-	-	151	5	-	-	-	-	95	-	
June	4	0	73	-	-	10	-	-	34	-	-	117	4	-	-	-	-	61	-	
Total	63	0	1569	13	0	56	76	0	70	0	9	1793	63	79	0	0	0	1649	0	
Avg/Day	5	0	131	1	0	5	6	0	6	0	1	149	5	7	0	0	0	137	0	

*45 Senator Afnan Ullah Khan: Will the Minister for Interior be pleased to state names and designations of Government servants who were issued NBP Arms Licenses during last three years indicating also the number/ details of pending cases/applications and reasons thereof?

Sheikh Rashid Ahmed: Detail of Government Servants who were issued NPB Arms licences during last three years is as under:

Year	Date	Total
2018	01-07-2018 to 31-12-2018	3348
2019	01-01-2019 to 30-12-2019	5791
2020	01-01-2020 to 30-12-2020	999
2021	01-01-2021 to 25-09-2021	246
	Total	10,384

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر خالدہ عتیب صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 8 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر گردیپ سنگھ صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 8 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد قاسم صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ثناء جمالی صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 تا 12 نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 اور 8 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید علی ظفر صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید مظفر حسین شاہ صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 اور 8 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر کامل علی آغا صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔ جی۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! میں ایک resolution move کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس کے لیے suspension of rules کے لیے move کروں۔

جناب چیئرمین: کیا ہے؟ اگر آپ کی Leader اور Leader of the House of the Opposition سے بات ہوئی ہے تو پھر لے آئیں۔ تھوڑا سا بتادیں کہ قرارداد کس حوالے سے ہے؟

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! علامہ صاحب کی Birthday پر پہلے ہمیشہ چھٹی ہوتی تھی۔ پھر گزشتہ دور میں بد قسمتی سے اس چھٹی کو ختم کیا گیا۔ میری خواہش ہے اور مجھے یقین ہے کہ پورے ایوان کی بھی یہ خواہش ہوگی کہ اس چھٹی کو restore کیا جائے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کو move کروں۔

جناب چیئرمین: کوئی اعتراض تو نہیں ہے، اگر Rules suspend کر کے لے لیں؟ ٹھیک ہے، جی بسم اللہ کریں۔

Motion under Rule 263 for suspension of rules

Senator Kamil Ali Agha: I wish to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rules 25, 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to enable the House to pass the resolution recommending restoration of 9th November as National Holiday.

Mr. Chairman: It has been moved under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the

Senate, 2012, that the requirement of Rules 25, 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to enable the House to pass the resolution recommending restoration of 9th November as National Holiday.

(The motion was carried)

جناب چیئر مین: جی سینیٹر صاحب، آپ resolution move کریں۔

Resolution moved by Senator Kamil Ali Agha regarding restoration of 9th November, the Birthday of Dr. Allama Muhammad Iqbal as National Holiday

Senator Kamil Ali Agha: This House recommends that to pay respect to the great personality of Dr. Allama Muhammad Iqbal who played a pivotal role in the creation of Pakistan alongside the founder of Pakistan Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah.

The incumbent Government must restore 9th November, the Birthday of our National Poet Dr. Allama Muhammad Iqbal as a National Holiday.

Mr. Chairman: I now put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The resolution is passed unanimously,

اس کو خاص طور پر Prime Minister's Secretariat اور Cabinet کو بھیجوا دیں تاکہ اس پر implement کریں اور اس کو National Holiday declare کر دیں۔
سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے آج پتا چلا ہے کہ اس کے اوپر آپ نے پہلے رولنگ دی ہوئی ہے۔
جناب چیئر مین: بالکل میں نے دی ہوئی ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا: تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اگر Government Assurance Committee کے سپرد کردیں تو وہاں سے اس کی implementation کروالیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے پہلے گورنمنٹ سے جواب لیتے ہیں پھر کمیٹی میں بھیج دیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ پہلے فیصلہ کر لیں، میں کسی کو کہوں گا تو باقی، جی مولانا بخش چانڈیو

صاحب۔

سینیٹر مولانا بخش چانڈیو: اس resolution کی ہم حمایت کرتے ہیں۔ علامہ اقبال صاحب پورے پاکستان کا قومی ورثہ تھے۔ بغیر کسی علاقہ پرستی کے ان کا عزت و احترام کیا جاتا ہے۔ اس کو میں اچھی بات سمجھتا ہوں۔ پاکستان ایک وفاق ہے، وفاق میں یہ تاثر دینا کہ صرف ایک علاقے کے لوگوں کو مانا جائے گا، صرف ایک زبان کے لوگ، ادیب بھی اردو، شاعر بھی اردو، لیڈر بھی اردو، باقی صوبوں نے کیا قصور کیا ہے۔ جس صوبے کے لیڈروں اور شاعروں کو پوری دنیا مانتی ہے آپ ان کو کیسے نہیں کریں گے۔ لہذا میں آپ سے کہتا ہوں کہ ہمارے شاہ عبداللطیف بھٹائی بھی الحمد للہ عالمی شاعر ہیں، ان کو مانا جاتا ہے۔ ان کو مذہبی حوالے سے بھی مانا جاتا ہے، ہمیں بھی اجازت دیں۔ ہاں! Resolution پیش کریں گے، ہمارے دوست اس کی حمایت کریں اور اس کو یقینی بنائیں۔

جناب چیئرمین: آپ ہاؤس میں لے آئیں، ہم ضرور حمایت کریں گے، شاہ عبداللطیف بھٹائی صاحب بہت بڑی ہستی ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بزنس کو چلنے دیں، رات کے گیارہ بجے میں آپ کی سن کر جاؤں گا۔

فدا صاحب ایک منٹ کام کرنے دیں۔ میں آپ کو وقت دوں گا۔

Order No. 3, Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Interior, please move Order No. 3.

Senator Mohsin Aziz: I, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the committee on the Bill further

(مداخلت)

سینیٹر محسن عزیز: جناب والا! یہ تیسری مرتبہ ہو گیا ہے۔
جناب چیئرمین: میری بات سن لیں پہلے ہاؤس کا بزنس lay ہونے دیں۔ جی سینیٹر فدا صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: فدا صاحب بات کر لیں لیکن میری یہ request ہے کہ آج تیسرا دن ہے، کچھلی مرتبہ میرے بل بھی تھے۔

جناب چیئرمین: جناب! آپ ہاؤس میں رہیں، جب آخری بندہ ہاؤس میں بس کرے گا تو جاؤں گا، میں پورا ٹائم دوں گا۔ آج لیڈر آف دی ہاؤس نے بھی گلہ کیا ہے سب کی سنیں گے۔

Point of public importance raised by Senator Fida Muhammad regarding target killings of a social worker and a media person in Malakand

سینیٹر فدا محمد: جناب والا! کل ہمارے مالاکنڈ میں، ہمارے ایک سماجی کارکن قتل ہوئے ہیں، صحافی ہیں، ان کو بے دردی سے شہید کیا گیا۔ وہ کچھ عرصے سے ڈی سی اور اسٹنٹ کمشنر اور سوشل میڈیا سے مل رہے تھے۔ جناب والا! کل پورے علاقے مالاکنڈ ڈسٹرکٹ اور دوسرے علاقوں کے لوگ نکلے ہیں اور چھ گھنٹے میت کو سڑک پر رکھا گیا تھا۔ سب سڑکیں بند تھیں۔ وہ ایک سماجی کارکن تھا، منشیات فروشوں اور دوسرے لوگوں کے خلاف آواز اٹھا رہے تھے۔ صحافی برادری سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مسئلے کو اٹھائیں کیونکہ اس کو پورے ملک نے اٹھایا ہے۔ جناب والا! ایک جوڈیشل انکوائری ہائی کورٹ کے level پر یا Human Rights والوں کو بھیجیں کہ وہ غریب بچہ ہے، غیر شادی شدہ ہے۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: پیپلز پارٹی کا بھی ایک کارکن شہید ہوا ہے۔
جناب چیئرمین: بہرہ مند تنگی صاحب آپ تشریف رکھیں، آپ بعد میں بات کر لیں، آپ نے یہ وتیرہ بنالیا ہے۔ پلیز ایسے نہ کریں۔

سینیٹر فدا محمد: ٹھیک ہے وہ میرے گاؤں کے تھے، میں ان کو بھی جانتا ہوں، دونوں کی میں بات کرتا ہوں۔ وہ بھی بے دردی سے بے گناہ شہید کیا گیا۔ عمر حیات اور محمد زاہد اگر وال بھی صحافی

تھے ان کو بھی شہید کر دیا گیا۔ جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جوڈیشل انکوائری ہائی کورٹ کے جج کے ذریعے کروائی جائے۔

جناب چیئرمین: وہ صوبائی حکومت بناتی ہے، میں نہیں بنا سکتا۔ میں کمیٹی کو بھیج سکتا ہوں یا رپورٹ لے سکتا ہوں۔

سینیٹر فدا محمد: ہمیں یقین دہانی کروائیں کہ ان لوگوں کے ساتھ انصاف ہو جائے۔ اس کے حوالے سے ہمیں کچھ تسلی دیں کہ ان کو انصاف مل جائے۔
جناب چیئرمین: جی سینیٹر بہرہ مند تنگی صاحب۔

Senator Bahramand Khan Tangi

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب والا! ابھی میرا سوال بھی تھا کہ افغانستان کی صورت حال کی وجہ سے ہمارے KP میں internal security متاثر ہے۔ میرے وزیر صاحب نے ابھی کہا تھا کہ satisfactory ہے لیکن کل KP میں ملاکنڈ تحصیل میں دو بندوں کو، پاکستان پیپلز پارٹی کے عمر حیات کو بے گناہ شہید کیا گیا ہے۔ ایک ہمارے سوشل میڈیا کے activist کو جو منشیات کے خلاف تھے وہ اپنا constructive role play کر رہے تھے۔ میرے پاکستان پیپلز پارٹی کے عمر حیات جو ڈسٹرکٹ ممبر رہ چکے تھے وہ constructive role play کر رہے for the sake of Tehsil Mohmand لیکن ان کو بے دردی سے شہید کیا گیا ہے۔ پھر میرے وزیر صاحب ابھی کھڑے ہوں گے، وہ کہتے ہیں کہ وہاں پر صورت حال بالکل satisfactory ہے۔

جناب چیئرمین: آپ دلوں کی بات جانتے ہیں، ان سے پہلے جواب دے رہے ہیں۔ آپ اپنی بات کریں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: میں اپنی بات کرتا ہوں کہ ان کے قاتل کو گرفتار کریں، ان کو سزا دیں، AC، DCO کو نہ صرف suspend بلکہ terminate کریں تاکہ پتا چلے اس ناکام حکومت کا، جو اس وقت KP میں حالات ہیں۔ میں اس کی بات کرتا ہوں۔
جناب چیئرمین: جی سینیٹر مشتاق صاحب۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: جناب والا! جو واقعہ کل ہوا ہے، جس کی طرف میرے بھائیوں نے اشارہ کیا ہے۔ عمر حیات پیپلز پارٹی کا ڈسٹرکٹ کوئٹہ رہا ہے اور پیپلز پارٹی کا بڑا سرگرم کارکن تھا۔ دوسرا محمد زاہد اگر وال 32 سال اس کی عمر تھی۔ منشیات فروشوں کے، منشیات کے خلاف تھا، اسلحہ ڈیلروں جو بڑے پیمانے پر غیر قانونی اسلحہ پھیلا رہے ہیں۔ جرائم پیشہ لوگوں کے خلاف تھا۔ حکومتی اداروں میں کرپشن، ٹھیکوں میں جو مالاکنڈ ضلع میں کرپشن ہو رہی تھی ان کے خلاف تھا۔ انہوں نے District Administration کچہری میں اس کی طرف اشارہ کیا تھا، منشیات فروشوں کی طرف، منشیات کے اڈوں کے خلاف، جرائم پیشہ لوگوں کی طرف اور جو سرکاری محکمے ہیں اس میں بے پناہ کرپشن کے خلاف، انہوں نے کہا تھا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہے، Deputy Commissioner، DPO and Assistant Commissioner سے کہا تھا کہ یہ کام کون کر رہا ہے پھر اس کے بعد اپنی شہادت سے کچھ عرصہ پہلے انہوں نے اپنے Facebook پر لگایا کہ Deputy Commissioner علاقے کے criminals کے ذریعے مجھے قتل کر رہا ہے اور اگر مجھے کچھ ہوا تو اس کی برائے راست ذمہ داری Deputy Commissioner پر ہوگی۔ میں اس حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں، اپنے بھائی جو سینیٹر فدا صاحب ہیں، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں، ہم تو آپ سے مطالبہ کرتے ہیں، آپ کس سے مطالبہ کر رہے ہیں؟ آپ صحافیوں سے مطالبہ کر رہے ہیں؟ آپ کے پاس provincial Government ہے، آپ کے پاس Federal Government ہے، آپ کے پاس intelligence agencies ہیں اور آپ کے پاس investigation agencies ہیں، چوروں کو کیوں نہیں پکڑا؟ قاتلوں کو کیوں نہیں پکڑا؟ ہمارے علی محمد خان صاحب اسلامی تاریخ کے اقتباس quote کرتے تھے کہ جس مقتول کا قاتل معلوم نہ ہو، ریاست کے حکمران اور ریاست اس کی قاتل ہوتی ہے، علی محمد خان صاحب محمد زاہد کا خون کس کے ہاتھوں پر ہے؟ ہم محمد زاہد کے خون کا حساب کس سے لیں گے؟ Provincial government or Federal Government سے لیں گے؟ جناب چیئرمین! منشیات فروش ہیں، اسلحہ کے بڑے بڑے dealers ہیں، جرائم پیشہ گروہ ہیں، حکومت ان کے سامنے بالکل بے دست ہے، وہ سب حکومت کے sponsors ہیں، حکومت ان کو protect کر رہی ہے۔ کل مالاکنڈ میں اور

پورے صوبے میں ان دو شہادتوں پر سوگ تھا، صورت حال یہ ہے صوبائی کے علاقے گدون میں، تربیلا جھیل ان کے عوام کی ہے، وہاں پر لوگ مچھلیاں پکڑ رہے تھے تو وہاں کے ٹھیکیدار نے دونوں کو جن کے نام عمیر اور حسن ہیں جو 19 اور 20 سالوں کے تھے، ان میں سے ایک کو قتل کر دیا اور دوسرا شدید زخمی ہے، کوئی law and order نہیں ہے، writ of the government نہیں ہے، جرائم پیشہ، منشیات فروشوں کا راج ہے، قاتلوں کا راج ہے اور حکومت کی گرفت نظر نہیں آرہی ہے۔ محمد زاہد اگر وال ایک سماجی کارکن تھا، وہ تحریک انصاف کا صدر تھا، انصاف students wing کا صدر تھا، آپ اپنے سابقہ صدر کو، آپ اپنے پارٹی ورکرز کو، اپنے نوجوانوں کو جو منشیات، جرائم پیشہ اور اسلحہ کے خلاف لڑ رہے ہیں، جو حکومتی اداروں میں بدترین corruption کے خلاف لڑ رہے ہیں، آپ ان کو تحفظ نہیں دے سکے، آپ عوام کو تحفظ کیسے دیں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر مشتاق احمد: میں سمجھتا ہوں اس ایوان میں محمد زاہد اگر وال کی FIR, Federal Government, Provincial Government and District Administration کے خلاف درج کرتا ہوں، یہ نوجوان ہمارے heroes ہیں، جو منشیات کے خلاف لڑ رہے ہیں، یہ نوجوان ہمارے heroes ہیں جو حکومتی اداروں میں corruption کے خلاف لڑ رہے ہیں، ان کو protect کرنا اور اس ایوان سے ان کی حوصلہ افزائی کرنا اور ان کے لیے آواز اٹھانا ہم سب پر فرض ہے۔ جناب چیئرمین! آپ اس کو Human Rights Committee میں بھیج دیں، پورا صوبہ سوگ میں ہے، کل پورا صوبہ jammed تھا، لوگوں نے سڑکیں بند کر دی تھیں، spontaneous رد عمل تھا، کسی بھی پارٹی کا نہیں تھا، عوام نکلی تھی، اس لیے کہ وہ عوام کے دلوں کی آواز تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی اس کو کمیٹی کو refer کر دیں، اس پر کمیٹی جلدی سے report لے، میں پہلے ان کی سن لوں؟ پھر علی محمد خان صاحب کو دے دیں گے، جی سینیٹر سیف اللہ! بڑا صاحب۔

**Point of Public Importance raised by Senator Saifullah
Abro regarding the killing of Nazim Jokhio in Thatta**

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: شکریہ جناب چیئرمین! آج میرا جو issue ہے وہ کچھ دن پہلے کا ہے، November کا پہلا ہفتہ سندھ پر قیامت کی گھڑی تھی، پانچ کروڑ عوام دو مرتبہ قتل ہوئی ہے، خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ایک بے گناہ انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے اگر میں اس کو پاکستان کا قتل نہ کہوں تو کم از کم سندھ کا قتل لازم کہوں گا۔ 3rd November کو ٹھٹھہ میں ناظم جو کھیو کو قتل کیا گیا ہے، میں مشتاق صاحب کی بات سے بالکل سمت ہوں، انہوں نے KP کے حوالے سے کہا کہ Provincial Government, Federal government یہاں کی نہیں ہے، وہاں پر ایک trend بن چکا ہے، جیسے ناظم جو کھیو کو قتل کیا گیا اور جیسے torture کیا گیا۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: آپ بیٹھ جائیں، بیٹھ جاؤ بھائی تنگی، آپ بیٹھ جائیں، حوصلہ

کریں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بہرہ مند خان تنگی صاحب اپنی سیٹ پر چلے جائیں، جی۔

(مداخلت)

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! ان کو بٹھائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مہربانی کر کے تشریف رکھیں، اس طرح نہ کریں، مہربانی کر کے آپ

لوگ بھی تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: سندھ کے لوگ بے گناہ قتل ہو رہے ہیں، وہاں کے وڈیرے، وہاں کے

MPA's وہاں کے نواب، وہاں کے جاگیردار یہ کوئی ان کی حکومت نہیں ہے، یہ پاکستان ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں، دونوں اطراف کے سینیٹرز سے گزارش ہے اپنی، اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں، سینیٹر صاحبان تشریف رکھیں ایک دوسرے کی بات سنیں۔
 سینیٹر سیف اللہ اڑو: کل مجھے ناظم جو کھیو کا والد کہہ رہا تھا کہ کاش 18th amendment کے خالق کو، جو اس ایوان میں بیٹھا ہے، اس کو میری آواز اٹھانی چاہیے، جو ایوان میں ہر بات پر اٹھتا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں 18th amendment کا خالق ہوں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر صاحبان تشریف رکھیں۔
 سینیٹر سیف اللہ اڑو: ناظم جو کھیو کو کیسے قتل کیا گیا، فہمیدہ سیال کو کیسے قتل کیا گیا؟ ام رباب کے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دونوں اطراف کے سینیٹر صاحبان تشریف رکھیں، ایوان کا ماحول کیوں خراب کرتے ہیں، اس کے بعد Leader of the Opposition بولیں گے، تشریف رکھیں۔

سینیٹر سیف اللہ اڑو: یہ democratic leaders ہیں انہوں نے تباہی مچائی ہے، پورا سندھ police state بن چکا ہے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: شکریہ جناب، اس کا جواب لیتے ہیں، اس پر report لیتے ہیں۔
 سینیٹر سیف اللہ اڑو: آپ ان کو بٹھائیں، میں ایسے نہیں بیٹھوں گا، جب تک یہ نہیں بیٹھیں گے۔ یہ کیا سمجھتے ہیں؟

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں، آپ لوگ بھی تشریف رکھیں تاکہ بات ختم ہو جائے، دونوں اطراف کے سینیٹر صاحبان سے گزارش ہے بیٹھ جائیں، ایوان کا ماحول خراب نہ کریں، یہ already Human Rights Committee کو refer ہو چکا ہے، ہم اس پر report لے رہے ہیں، مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

سینیٹر سیف اللہ اہڑو: جناب چیئرمین! مجھے تعجب ہوا، جب 13th September کو joint Session تھا، یہاں کے صحافی باہر احتجاج کر رہے تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: Leader of the Opposition کھڑے ہیں، مہربانی کر کے تشریف رکھیں، سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب اپنی نشست پر جا کر بیٹھیں۔
(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں، سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب آپ ایوان کا بہت زیادہ ماحول خراب کر رہے ہیں، سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب مہربانی کر کے ایوان کا ماحول خراب نہ کریں، سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب مہربانی کر کے اشارے نہ کریں اور اپنی نشست پر تشریف رکھیں، میری آپ سب سے گزارش ہے تشریف رکھیں Leader of the Opposition کھڑے ہیں، ان کی بات سنیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آئندہ نہیں کھڑا ہوگا، تشریف رکھیں، جی۔
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! یہ جو discussion ہو رہی ہے، that person کہ I want to inform this August House، یہ جن کا نام لے رہے ہیں۔ he has been arrested.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی، ہم نے وہ report منگوالی ہے، Leader of the House کھڑے ہیں، اہڑو صاحب تشریف رکھیں، Leader of the House کھڑے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد ایوان): جناب چیئرمین! دو گزارشات ہیں جن میں سے پہلی گزارش کہ اس ایوان کو کسی قانون اور قائد کے تحت چلائیں، جتنے بھی ممبران ہیں یہ بڑی محنت سے House Business لیکر آتے ہیں اور ایک بار جب آپ نے یہاں سے ruling دی، آپ نے فرمایا کہ House Business کے بعد میں سب کی بات سنوں گا تو جناب والا! اگر آپ نے

یہ مائیک جو شور شرابا کرتا ہے یا کوئی اونچی آواز کرتا ہو ان کو دینا ہے تو یہاں پر حالات مشکل ہو جائیں گے۔ نمبر دو، ایک مسئلہ۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: چانڈیو صاحب مہربانی کر کے سنیں، برداشت پیدا کریں، کیا ہو گیا ہے؟ آپ تو senior آدمی ہیں، مہربانی کر کے دونوں اطراف سے سنیں۔
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب والا! اگر ان میں برداشت ہوتی تو یہ سنتے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مولانا بخش صاحب، please, Leader of the House, please جی، مولانا بخش صاحب مہربانی کر دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: میری بات سنیں، یہاں پر ایک issue اٹھایا گیا، ایک صوبے میں کسی کا ناحق قتل ہوا، آواز اٹھائی گئی۔

جناب چیئرمین: مہربانی کر کے اگر آپ ایک منٹ بات نہ کریں، سن تو لیں Leader of the House of the House کے لیے پھر کل کو Leader of the Opposition کے لیے بھی یہ ہی مسئلہ ہوں گے، مہربانی کر کے سنیں، ایوان کا ماحول خراب نہ کریں۔

Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد ایوان): نہیں جناب کل نہیں آج سے۔ خیبر پختونخوا میں ایک ناحق قتل ہوا جس پر treasury benches اور opposition benches سے بھی آواز اٹھی۔ اسی طرح سندھ میں بھی قتل و غارت ہوئی جس پر ایک آواز اٹھی، میں کہتا ہوں خیبر پختونخوا والا خون لال اور سندھ والا پیلا ہے۔ یہ کیا ہے؟ آپ بات کیوں نہیں سنتے۔ جب خیبر پختونخوا کی بات ہوتی ہے تو آپ آگ بگولا اور جب سندھ میں قتل و غارت پر بات ہوتی ہے تو آپ لال پیلے ہو جاتے ہیں۔ آپ یہاں یہ تفریق پیدا نہ کریں۔ سب لوگ یہاں پر سمجھدار ہیں۔ سب لوگ یہاں پر legislation کرنے والے ہیں اور سب کو پتا ہے کہ law and order صوبائی مسئلہ ہوتا ہے۔ آج Leader of Opposition نے کھڑے ہو کر بڑے اطمینان سے کہہ دیا he has been arrested, after how long sir. کتنے شور اور کتنی بات کے

بعد۔ قرآن پاک کی جو بے حرمتی ہوئی وہ کیا ہے۔ یہ جو واقعہ ہوا اس پر منسٹر صاحب کو سنیں ان شاء اللہ خیبر پختونخوا کی حکومت اس پر بھرپور action لے گی۔ ہمارے نزدیک سب کا خون قیمتی ہے اور ہم کسی بھی خون کو رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister Sahib.

جناب علی محمد خان: یہاں پر دو بڑے اہم issue اٹھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں حل کی طرف جانا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب آج یہیں پر ہیں چاہے رات کا ایک بھی بج جائے میں سب کی بات سن کر جاؤں گا اور آپ بھی تشریف رکھیں گے۔ منسٹر صاحب بتائیں۔

Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs

جناب علی محمد خان: دونوں بڑے اہم issue اٹھے ہیں۔ جو issue سندھ والا ہے اس پر میں request کروں گا کہ وہ سابق وزیر اعظم بھی رہے ہیں اور ایوان کے Opposition leader بھی ہیں، میں امید رکھتا ہوں کہ یہ اپنا role play کریں گے کیونکہ وہاں پر ان کی حکومت ہے۔ جہاں تک خیبر پختونخوا کا تعلق ہے اس کے حوالے سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن جذبات کا اظہار سینیٹر فدا صاحب نے کیا، میرے بھائی سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب نے کیا اور میرے بڑے بھائی سینیٹر مشتاق احمد صاحب نے کیا، میں بصد احترام عرض کروں گا کہ سینیٹر مشتاق احمد صاحب کی ایک بات سے میں agree نہیں کرتا۔ انہوں نے ایک لفظ استعمال کیا کہ یہ جو narcotics والے ہیں، سمگلر یا جو منشیات کا کاروبار کرتے ہیں خدا نخواستہ کوئی ہمارے financer ہیں اور ہم ان کو support کرتے ہیں۔ میں اس بات کو condemn کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بات پر سیاست نہیں کرنی چاہیے۔ جو issue آپ نے اٹھایا اس پر میں تفصیلاً بات کروں گا۔

جناب! محمد زاہد صاحب ہماری جماعت کے رکن بھی رہے اور Insaf Student Federation میں بھی رہے۔ کل یہ معاملہ قومی اسمبلی میں بھی اٹھا۔ اس علاقے کے منتخب MNA جنید اکبر خان صاحب نے یہ issue وہاں پر اٹھایا۔ پیپلز پارٹی کے محترم ممبران اور ایوان کو

شاید یہ علم نہ ہو، یہ وہ حلقہ ہے جہاں سے بلاول بھٹو زرداری صاحب نے جنید اکبر صاحب کے خلاف الیکشن لڑا تو پیپلز پارٹی کا ہمیشہ اثر رہا ہے۔ پیپلز پارٹی کے ایک MPA کافی عرصے تک جیتتے رہے تو آپ لوگوں کا بھی کافی foothold ہے۔ یہاں سے ہمارے MPA مصور خان صاحب بھی ہیں تو اس issue کو سب نے take up کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ محمود خان صاحب نے اس کا نوٹس لیا ہے۔ جو demand محترم سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب نے کی ہے کہ Deputy Commissioner and Assistant Commissioner کو معطل کیا جائے تو ان کو already معطل کیا جا چکا ہے۔ کل جنید اکبر خان صاحب جو وہاں کے متعلقہ MNA ہیں، انہوں نے demand کی ہے کہ اس کی judicial enquiry بھی ہو جائے۔ وہ ظاہر ہے وزیر اعلیٰ کے through ہوگی اس کو وہ initiate کریں گے۔ اس کا وعدہ بھی وزیر اعلیٰ صاحب کر چکے ہیں کہ جو بھی مناسب کارروائی وہ چاہتے ہیں وہ ہوگی۔ وزیر اعلیٰ محمود خان صاحب نے اس کا نوٹس لیا ہوا ہے۔

میں دوبارہ اس بات کی یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ law and order کے issues پر کوئی compromise نہیں ہوگا۔ یہاں میں یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ ان issues کو اٹھا کر ہم ایک دوسرے کے خلاف سیاست نہ کریں۔ Issue آپ نے اٹھا لیا، متعلقہ لوگوں کو جواب دینے دیں۔ خیبر پختونخوا، مرکزی حکومت کے حوالے سے میں نے آپ کو یقین دہانی کرائی ہے کیونکہ وہ ہمارا اپنا بچہ ہے، ہماری اپنی جماعت کا کارکن تھا۔ دوسری جو سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب نے عمر حیات شہید کی بات کی توجہ کوئی اس طرح کا واقعہ ہوتا ہے تو ہم یہ نہیں دیکھیں گے کہ وہ پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی کا ہے۔ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ وہ پاکستانی ہے اور اگر پاکستانی نہ بھی ہو تو وہ ایک انسان ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے تو میں آج بھی اپنی اس بات پر کھڑا ہوں، میں معافی چاہتا ہوں کہ سینیٹر مشتاق احمد صاحب نے اس بات پر بھی تھوڑی سی سیاست کی ہے۔ میں نے اپنی بات نہیں کی تھی میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات کی تھی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب اب تھوڑا سا سن لیں۔ آپ لوگ اپنے اندر برداشت پیدا کریں بس میری اتنی گزارش ہے۔ ثبوت آپ بعد میں دیتے رہیں ابھی چپ رہیں۔

جناب علی محمد خان: جس قتل کا قاتل نہ ملے اس کی responsible ریاست ہوتی ہے اور ریاست اس لیے ہوتی ہے کہ law and order کی ذمہ داری ہے۔ ہم کسی بھی صورت میں اس ذمہ داری سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ جتنا بھی کوئی خون ناحق ہوتا ہے چاہے سندھ، پنجتو نخوا، پنجاب، بلوچستان، گلگت بلتستان یا آزاد کشمیر میں ہو، ہماری ریاست پاکستان متعلقہ صوبائی اور مرکزی حکومت responsible ہیں کیونکہ ریاست وہ ہوتی ہے جو آپ کو law and order دے۔ آپ کے جان و مال کی حفاظت کرے۔ آخر میں پھر یہ کہنا چاہتا ہوں جتنا آپ کو دکھ ہے اتنا ہم سب کو دکھ ہے۔ کل یہ issue lower House میں اٹھا آج upper House میں بھی اٹھا ہے۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس طرح کے issues کو آپ لوگ اٹھاتے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ان شاء اللہ محمود خان صاحب جو وزیر اعلیٰ خیبر پنجتو نخوا ہیں وہ اسی مالا کنڈ ڈویژن سے ہیں۔ ان کا تعلق سوات سے ہے، ان کا اور مراد سعید صاحب کا سب کا اس پر focus ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: پہلے business لے لیتے ہیں اس کے بعد میں یہاں پر بیٹھا ہوں، آپ سب کی بات سنوں گا۔ Order No. 3, honourable Senator Mohsin Aziz, Chairman Standing Committee on Interior please move Order No. 3.

سینیٹر محسن عزیز: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ۔۔۔ جناب چیئرمین: اگر آپ پہلے move Order No.3 کر دیں تو میں آپ کا بڑا مشکور ہوں گا۔

سینیٹر محسن عزیز: ایسے لگ رہا ہے کہ یہ ہاؤس تین آدمیوں کی جاگیر ہے اور تین آدمی شور کریں گے اور اس شور کی وجہ سے House business نہیں چلے گا۔ کراچی میں ایک school میں بچیوں کے bathroom میں کمرے لگائے گئے۔ وہ public importance پر بات کرنی ہے۔ میں آپ کو ہاؤس چلانا نہیں سکھا سکتا وہ آپ مجھ سے بہت بہتر جانتے ہیں۔ آپ اس معاملے میں مجھ سے بہت senior ہیں۔ جس طریقے سے آج کل یہ تین چار لوگ آواز اونچی کر کے ہاؤس کو ختم کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: گزارش ہے کہ برداشت اب کم ہو گئی ہے تو میں اس کے حساب سے ہاؤس چلا رہا ہوں۔

سینیٹر محسن عزیز: ہم سمجھ رہے ہیں کہ یہ ہاؤس کو برباد کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں ہاؤس چلانے کے لیے نہیں آئے۔ ہم لوگ ہر روز یہاں پر آئیں گے اور ان کی اونچی آواز سن کر چلے جائیں گے تو پھر ہمارے یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔
جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب تشریف رکھیں۔

سینیٹر محسن عزیز: میں آؤں گا، ضرور آؤں گا میرا legitimate right ہے لیکن آپ لوگوں سے کہہ رہا ہوں کہ تین آدمی اس ہاؤس کو hostage بنا سکتے۔ آپ تین آدمی ہاؤس کو hostage بنا رہے ہیں۔ because you can speak loud.

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior on The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2021

Senator Muhsin Aziz: I, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2021], introduced by Senator Syed Muhammad Sabir Shah on 25th January, 2021.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 4, Senator Mohsin Aziz, please move Order No. 4.

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior on The Islamabad Rent Restriction (Amendment) Bill, 2021

Senator Mohsin Aziz: I, Chairman, Standing Committee on Interior, present report of the Committee on the Bill further to amend the Islamabad Rent Restriction Ordinance, 2001 [The Islamabad Rent

Restriction (Amendment) Bill, 2021], introduced by Senator Mohsin Aziz on 25th January, 2021.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 5, Senator Zeeshan Khanzada, Chairman Standing Committee on Commerce please Move Order No. 5.

Presentation of Report of the Standing Commerce on The Trade Organizations (Amendment) Bill, 2021

Senator Zeeshan Khanzada: Thank you Mr. Chairman. I, Chairman, Standing Committee on Commerce, present report of the Committee on the Bill to amend the Trade Organizations Act, 2013 [The Trade Organizations (Amendment) Bill, 2021], introduced by Senator Fawzia Arshad on 27th September, 2021.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 6, Senator Rubina Khalid, Chairperson, Standing Committee on Maritime Affairs please move Order No. 6.

Presentation of Report of the Standing Committee on Maritime Affairs regarding Fishing by Chinese Trawlers in Balochistan's territorial waters

Senator Rubina Khalid: I, Chairperson, Standing Committee on Maritime Affairs, present report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Muhammad Tahir Bizinjo during the sitting of the Senate held on 14th June, 2021 regarding "Fishing by Chinese Trawlers in Balochistan's territorial waters."

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 7, Senator Saleem Mandviwala, Chairman, Standing Committee on Planning, Development and Special Initiatives, please move Order No. 7.

سینیٹر سلیم ماندوی والا: جناب چیئرمین! Before I lay the report میں اس report کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں I because it is important issue. I think in 2015 or 2016, I am not correct, چیئرمین سینیٹ تھے تو PSDP اور Finance Bill ایک ہی جگہ آتا تھا۔ ہم نے اس کو separate کیا اور PSDP کا جو بجٹ آتا تھا اس کو ہم PSDP میں لے گئے۔ Thinking this will make to oversee the budget of PSDP, it will become more better and we will have more time. مرتبہ بجٹ میں جو چیز ہم نے government کے ساتھ realize کی کہ PSDP ایک مرتبہ جب بن جاتا ہے تو اس میں changes possible نہیں ہیں۔ It's not like the financial budget or Finance Bill changes کر سکتے ہیں۔ Government کی طرف سے اس کی وجوہات یہ بتائی گئیں، ہمیں کچھ اندازہ تھا but they made it more clear that they cannot change or add any project in the PSDP.

انہوں نے ایک solution offer کیا جو اس رپورٹ کا بھی حصہ ہے کہ a Senator who wants to suggest any project in the PSDP, should give it during the year, and the cutoff date for any PSDP project is March or I should say February of that year. PSDP کے سارے projects ہمارے پاس آجانے چاہیں جو پھر ہم Planning Commission کو forward کریں گے جو پھر انہیں budget pass ہونے سے پہلے اس میں include کر سکیں گے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی ابھی رپورٹ پیش کریں۔

**Presentation of Report of the Standing Committee on
Planning, Development and Special Initiatives
regarding Senate of Pakistan's recommendatory role in
the PSDP**

Senator Saleem Mandviwalla: Thank you, Mr. Chairman! I Chairman, Standing Committee on Planning, Development and Special Initiatives, present special report of the Committee on the recurrent annual untimeliness and futility of the Senate of Pakistan's recommendatory role in the PSDP.

Mr. Chairman: The report stands laid. We now move on to Order. No. 8. Order. No. 8 stands in the name of Minister-In-charge for Finance and Revenue. On his behalf, Minister of State for Parliamentary Affairs.

**Laying of the Report on 1st Biannual Monitoring on the
Implementation of NFC Award (July-December, 2020)**

Mr. Ali Muhammad Khan: I, on behalf of Minister-In-charge on Finance, lay before the Senate the Report on 1st Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award (July-December, 2020), as required under clause (3B) of Article 160 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: The report stands laid. Yes, Senator Mian Raza Rabbani.

سینٹر میاں رزاربانی: جناب! میں point of order پر بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب چیئرمین: Point of order پر ابھی بات نہیں ہو سکتی ہے۔ آپ پھر بھی اپنی
بات کر لیں۔

Point of Order raised by Senator Mian Raza Rabbani
regarding Money Bill

Senator Mian Raza Rabbani: This is under rule 213 which deals with the procedure. The next point of order pertains to the Money Bill. As far as Money Bill is concerned, I would draw your attention to Article 73 of the Constitution which says that:

“Notwithstanding anything contained in Article 70, a Money Bill shall originate in the National Assembly. The proviso to that is provided that simultaneously, the word used here is simultaneously, when a Money Bill, including the Finance Bill containing the Annual Budget Statement, is presented in the National Assembly, a copy thereof shall be transmitted to the Senate which may, within fourteen days, make recommendations thereon to the National Assembly.”

What does the proviso entail? It entails that when a Money Bill is presented in the National Assembly, it shall lay ^{یہاں پیش ہوگی تو اسی وقت وہ} Money Bill ^{یعنی جیسے وہاں پیش ہوگی تو اسی وقت وہ} simultaneously ^{اس کے بعد سینیٹ کے پاس 14 دن ہوں گے جس کے لئے وہ} recommendations ^{دے سکے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ یہ بل National Assembly میں 21 اکتوبر 2021 کو} ^{lay ہو چکا ہے۔ آج 10 نومبر ہے۔ اگر آپ 21 اکتوبر سے اب تک چھٹیوں سمیت دن گنیں تو} ^{21 دن گزر چکے ہیں۔ اگر 21 دن گزر چکے ہیں تو سینیٹ ابھی 14 دن کے اندر اپنی} ^{Saturdays and Sundays کو نکال لیں تو پھر بھی آج 15 واں دن ہے} recommendations ^{دے سکتی ہے۔ اگر آپ} ^{so the time period of 14 days as provided in the} ^{Constitution, is in any case out.}

Mr. Chairman! Number one, this is a constitutional violation which this Government has committed and this

Government is in habit of committing constitutional violations. Number two; it is a serious breach of privilege not only of a Member but also of the entire Senate because the entire Senate including Treasury and the Opposition benches has not been able to make recommendations to this Money Bill that is the Tax Laws (Third Amendment) Bill, 2021. Therefore, there is a constitutional violation and also a breach of privilege of the House. I would be moving a privilege motion on this account that the privilege of the entire House has been breached. I do not think, therefore, that it serves any purpose for being agenda item numbers 9 and 10 on Orders of the Day for today to be moved because Senate cannot make recommendations on this Bill.

جناب چیئرمین: سینیٹر شیری رحمن صاحبہ ایک منٹ میں بات کر لوں۔ رضا صاحب! یہ same day ہمارے پاس transmit ہو کر آگیا تھا۔ سینیٹ in session نہیں تھا۔ جس دن سینیٹ in session تھا، اس دن ہم نے یہ take up کیا تھا لیکن اپوزیشن نے دن out کیا اور یہ رہ گیا تھا۔ شیری رحمن صاحبہ پہلے میری عرض سن لیں۔ ہر بار اپنی نہ سنایا کریں۔ اس سے پہلے بھی Senate of Pakistan میں ایسے مسائل آچکے ہیں۔ ابھی تک یہ بل National Assembly کی کمیٹی میں موجود ہے اور کل ہم نے یہ check بھی کیا تھا۔ جب تک آپ لوگوں کی recommendations نہیں جائیں گی، اس بل کی passage نہیں ہوگی۔ آج سے ہمارے fourteen days start ہوں گے اور اس کے بعد یہ House میں take up ہوگا۔ میں یہ عرض کر دوں کہ پچھلے tenures میں بھی ایسے مسائل ہوتے رہے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جی بالکل آپ درست فرما رہے ہیں۔ اس مسئلے کی وجہ سے میں آپ پر اور سیکرٹریٹ پر aspersions cast نہیں کر رہا ہوں۔ یہ حکومت کا کام تھا جسے اسے کرنا

چاہیے تھا۔ اگر سینیٹ اس وقت session میں نہیں تھا تو they should have ensured کہ ایک دن کے لئے سینیٹ کا session ہو جاتا۔
جناب چیئر مین: آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: It is demand of the Constitution that in fourteen days, recommendations have to be made.

اسے House میں lay کرنے کے لئے rules موجود ہیں۔ اگر آپ Rules of Procedure and Conduct of Business in Senate, 2012 کے sub rule 8-A کو دیکھیں تو it provides for such a position. It states that:

“In case the Senate is not in session and period of fourteen days is due to expire, the recommendations shall be submitted to the Chairman in his Chamber, who may transmit the same to the National Assembly, informing that the said recommendations will be placed before the Senate when it will meet.”

So, provision is there.

جناب چیئر مین: جی آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: This should have been referred to the Standing Committee. The Standing Committee would have made recommendations. If the Senate was not in session, still those recommendations would have been sent to you and then you would have forwarded those to the National Assembly with the message that the Senate, when meets, will approve the recommendations. Sub rule 8-A of rule 130 was provided for the said purpose.

اسی مسئلے کی وجہ سے 26-05-2016 کو SRO 452 کے ذریعے یہ چیز insert کی گئی۔ آپ جن difficulties کا کہہ رہے ہیں، یہ پہلے بھی آرہی تھیں لیکن پھر یہ حل نکالا گیا تاکہ House کی recommendations جاسکیں۔

جناب چیئرمین: ابھی National Assembly نے اسے صرف کمیٹی میں take up کیا ہے تاکہ آپ لوگ اپنی recommendations بجھوا سکیں۔ جی سینیٹر شیری رحمن صاحبہ۔

سینیٹر شیری رحمن: جناب! Standing Committee on Finance میں یہ چیز میں نے take up کی تھی۔ میں نے انہیں نوٹس بھی بھیجا ہے کہ fourteen days have been passed. It says the word simultaneously. دن اسے ایوان میں lay نہیں کر سکتے تھے تو پھر اسے National Assembly میں بھی move نہیں ہونا چاہیے تھا۔ ہم نے اس کے لئے privilege motion بھی move کیا ہے۔ This has never been done in the past.

جناب چیئرمین: جی نہیں done کا تو نہیں کہیں کیونکہ یہ پہلے بھی کئی دفعہ ہو چکا ہے۔ آپ ابھی کی بات کریں۔

سینیٹر شیری رحمن: جناب! 14 دن گزر چکے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ آج سے اسے take up کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی بالکل کیونکہ National Assembly نے ابھی تک اسے کمیٹی میں رکھا ہے تاکہ آپ لوگ اپنی recommendations بھیج سکیں۔

سینیٹر شیری رحمن: تو پھر اس میں لفظ simultaneously کیوں لکھا ہے؟ جناب چیئرمین: Simultaneously اس دن National Assembly نے transcript ہمیں pass کر دیا تھا۔ اس دن ہم in session تھے اس میں ایک mistake رہ گئی تھی کہ Chairman اُسے اپنے Chamber سے ہی کر لیتا۔ سینیٹر شیری رحمن: چیئرمین صاحبہ they cannot transmit it.

جناب چیئرمین: ہم نے تو House سے اس لیے کیا کہ آپ لوگ Chamber سے بھی خوش نہ ہوتے۔

سینئر شیری رحمن: چیئرمین صاحب they cannot transmit it, if the House is not running مطلب یہ کہ وہ وہاں جب تک place ہی نہیں کر سکتے۔ Money Bill جب ہوگا جب دونوں Houses assembled ہوں۔
جناب چیئرمین: یہ وہ کر سکتے ہیں۔ Money Bill اُن کا کام ہے۔ یہ بات آپ کی درست ہے کہ government کو session بلانا چاہیے تھا۔ جی۔

سینئر شیری رحمن: وہ wait کر رہے تھے۔ This is infructuous, totally
ہم Money Bill ایسے نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین: جی علی محمد خان صاحب۔

Mr. Ali Muhammd Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs

علی محمد خان: مجھے نہایت احترام ہے سینئر میاں رضا ربانی صاحب اور میڈم سینئر شیری رحمن صاحبہ کا بھی۔ دیکھیں جی، یہاں سینئر میاں رضا ربانی صاحب نے Rule of Procedure بھی quote کیا ہے اور اسی Rules of Business کے تحت ہم ایوان کو run کرتے ہیں لیکن ہمارا primary law constitution ہے۔ سینئر میاں رضا ربانی صاحب بھی ایک وکیل ہیں۔ ہم بھی چھوٹے موٹے وکیل ہیں اور یہاں تارڑ صاحب بھی موجود ہیں اور اس ایوان میں ہمارے دیگر کچھ وکلاء صاحبان بھی تشریف فرما ہیں۔ سینئر محمد اعظم خان سواتی صاحب بھی ایک lawyer ہیں۔ میں تو اتنا پڑھ لکھا نہیں ہوں۔ لیکن میں یہ ضرور سمجھتا ہوں کہ law کو پڑھنے کے لیے ہر ایک کی اپنی اپنی نظر ہے۔ Simultaneously ایک وقت میں اگر دونوں Houses in session ہوں، for example جس طرح آج کل ہمارے sessions چل رہے ہیں اور آج صبح Lower House کا تھا اور اس وقت Upper House چل رہا ہے تو اگر دونوں ایک دن بیک وقت چل رہے ہوں تو پھر اسی دن حکومت نے money bill کو lay کرنا ہے۔ لیکن اگر ایک session چل رہا ہے اور کوئی بھی ایوان جہاں آپ نے money bill lay کیا ہے۔ Money bill کی صورت میں Lower House

اور otherwise کوئی بھی ordinance آپ دونوں ایوانوں میں کہیں بھی lay کر سکتے ہیں اور وہ کہیں بھی initiate ہو سکتا ہے۔ اب اگر آپ مجھے اجازت دیں اور میں اس کو پڑھوں تو میں اپنی بات واضح کر سکوں۔ یہاں سینیٹر فاروق حامد نانیک صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔ وہ بھی ایک authority ہیں۔ جناب! اگر آپ کی اجازت ہو۔

جناب چیئرمین: جی علی محمد خان صاحب۔

علی محمد خان: Article 73 کا Article proviso sub Article (1) 73 جو honourable Senator Raza Rabbani نے پڑھا ہے۔ میں بھی وہیں سے پڑھتا ہوں بلکہ میں اس کو شروع سے ہی پڑھ لیتا ہوں۔ Notwithstanding anything contained in Article 70, a Money Bill shall originate in the National Assembly اب پہلے یہ کہ کیا ہم نے پہلے National Assembly میں کیا؟ Yes we did lay in National Assembly first, تو آپ کا

constitution کا پہلا check clear ہو گیا۔ Proviso ہے کہ:

“Provided that simultaneously when a Money Bill, including the Finance Bill containing the Annual Budget Statement, is presented in the National Assembly, a copy thereof shall be transmitted to the Senate which may, within fourteen days, make recommendations thereon to the National Assembly.”

جناب چیئرمین: سینیٹر شیری رحمان صاحبہ آپ انہیں بولنے دیں۔ آپ انہیں سنیں۔ ہو گیا

ہے جی۔

علی محمد خان: کیا ہم نے Money Bill National Assembly میں originate کیا؟ جی ہم نے وہاں پر place کیا۔ آج پتہ نہیں اس ایوان میں کوئی مسئلہ ہے۔ آج اس ایوان میں کوئی کسی کی کوئی بات ہی نہیں سن رہا۔
 جناب چیئرمین: جی بتائیں جی۔ آپ اپنی بات مکمل کریں۔
 علی محمد خان: Upper House میں تو بہت سنجیدہ لوگ ہوتے ہیں۔ ہم Lower House والے ممبران لڑائیاں کرتے رہتے ہیں۔ آج یہاں کچھ عجیب رجحان ہے۔
 جناب چیئرمین: تشریف رکھیں سینیٹر صاحبان۔ جاموٹ صاحب (سندھی)۔ جی، علی محمد خان۔

علی محمد خان: جناب! میں دوبارہ پڑھتا ہوں۔ پہلا check یہ تھا کہ سب کو یہ معلوم ہے کہ Money Bill Lower House سے ہونا ہوتا ہے یہ Lower House کے Members جو directly elected ہیں تو ہم نے یہ National Assembly میں place کیا اور جی ہم نے ایسا ہی کیا۔ تو دوسرا check کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ جیسے ہی آپ نے Lower House میں place کیا تو Constitution of Pakistan یہ کہتا ہے کہ simultaneously آپ نے transmit کرنا ہے اور ہم نے ایوان بالا کو transmit کر دیا۔ ہم اب آگے آئیں کو پڑھتے ہیں۔ A copy thereof shall be transmitted to the Senate which may, the word used is within fourteen days, 'may' اور یہاں اب سینیٹ آف پاکستان کی بات ہے کہ make recommendations thereon to the National Assembly. جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے Senate کا آج اس ہفتے کا یہ تیسرا اجلاس ہے۔ جناب! کیا ایسا ہی ہے؟

جناب چیئرمین: جی علی محمد صاحب۔

علی محمد خان: آپ نے شاید ایک دن کا gap بھی دیا ہے۔ اب یہ کل تین دن آپ کے working days ہوئے ہیں۔ اب اگر آپ کا Senate کا اجلاس پہلے نہیں ہو سکا یہ ایک الگ issue ہے۔ لیکن آئین پاکستان ہمیں پابند کرتا ہے کہ جب اب Senate نے کرنا ہے اور اب Senate نے یہ کیسے کرنا ہے کہ جب پورا ایوان بیٹھے گا تو that is Senate اور House

جب بیٹھا ہے اور آج اس کا تیسرا دن ہے۔ ابھی آپ کے پاس دن ہیں اور یہاں پر may ہے shall نہیں ہے اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو ہمیں نیچے بھیجیں گے۔ اس کے حوالے سے آگے کیا ہے 1(a) یہ کہتا ہے کہ آپ کے پاس اختیار ہے کہ آپ recommendations بھیجیں یا نا بھیجیں لیکن اگر آپ نے بھیج دیں تو پھر ہمارے پاس اختیار نہیں ہے پھر ہمارے پاس shall ہے وہ کہہ رہا ہے that National Assembly shall. ہے

جناب چیئر مین: جی مجھے پتا ہے۔

Mr. Ali Muhammad Khan: After the Bill has been passed by the National Assembly with or without incorporating the recommendations of the Senate, it shall be presented to the President for assent.

جناب چیئر مین: Lay کریں جی۔

جناب علی محمد خان: جناب! بڑی مہربانی۔

Mr. Chairman: Minister In-charge for Finance and Revenue, on his behalf Ali Muhammad Khan Sahib! Please lay the Money Bill, Order No. 9.

Laying of a copy of the Money Bill, the Tax Law (Third Amendment) Bill, 2021

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir! I want to lay on behalf of Minister for Finance and Revenue before the Senate a copy of the Money Bill, the Tax Laws (Third Amendment) Bill, 2021, as required under Article 73 of the Constitution.

Mr. Chairman: Copy of the Money Bill stands laid. Order No. 10. Minister for Finance and Revenue, on his behalf Mr. Ali Muhammad Khan.

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir! I want to move that the Senate may make recommendations, if any, to the National Assembly on the Money Bill, the Tax Laws (Third

Amendment) Bill, 2021, as required under Article 73 of the Constitution.

Mr. Chairman: The Notices for the proposal to make recommendations, on the Money Bill, the Tax Laws (Third Amendment) Bill, 2021, may be submitted by the Members to the Senate Secretariat within fourteen days not later than 12 noon of the last date. No proposal will be entertained after the time. These recommendations should be with the reference to the Money Bill. Recommendations having no relevance to the said Bill are outside the purview of the Article 73 and hence not admissible. The proposals received for making recommendations on the Bill shall be sent to the Senate Standing Committee on Finance, Revenue and Economic Affairs for consideration and report. The Committee will present report before the House within a period of 10 days. The Senate would consider the report of the Standing Committee and make recommendations to the National Assembly.

Order No. 11. Mr Ghulam Sarwar Khan, Minister for Aviation on his behalf Mr. Ali Muhammad Khan please move Order No. 11.

Laying of the Pakistan Civil Aviation Ordinance, 2021,
(Ordinance No. XIII of 2021)

Mr. Ali Muhammad Khan: On behalf of Mr. Ghulam Sarwar Khan, Minister for Aviation Division, I want to lay before the Senate, the Pakistan Civil Aviation Ordinance, 2021, (Ordinance No. XIII of 2021), as required clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Ordinance stands laid. Order No. 12. Mr Ghulam Sarwar Khan, Minister for Aviation Division. On his behalf Mr. Ali Muhammad Khan please move Order No. 12.

Laying of the Pakistan Airports Authority Ordinance, 2021, (Ordinance No. XIV of 2021)

Mr. Ali Muhammad Khan: On behalf of Mr. Ghulam Sarwar Khan, Minister for Aviation Division, I want to lay before the Senate, the Pakistan Airports Authority Ordinance, 2021 (Ordinance No XIV of 2021), as required clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Ordinance stands laid. Order No. 13. Mr. Asad Umar, Minister for Planning, Development and Special Initiatives. On his behalf Mr. Ali Muhammad Khan please move Order No. 13.

Laying of the Federal Government Properties Management Authority Ordinance, 2021, (Ordinance No. XV of 2021)

Mr. Ali Muhammad Khan: On behalf of Mr. Asad Umar, Minister for Planning, Development and Special Initiatives, I want to lay before the Senate, the Federal Government Properties Management Authority Ordinance, 2021, (Ordinance No XV of 2021), as required clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Ordinance stands laid. Order No. 14.

جی lay ہو چکے ہیں یہاں پر آپ کی صرف information کے لیے ہیں، وہاں پر Bill بن چکے ہیں پھر آپ کے پاس آنیں گے۔ شکریہ جی۔ نہیں یہ تو صرف lay ہوئے ہیں، bill وہاں پر ہو چکے ہیں۔ ضرور جب Bill آئے گا تو جائیں گے۔

Order No. 14. There is a Calling Attention Notice in the name of Senator Fawzia Arshad. Please raise the matter.

یہ آپ کے لیے ایک information ہے۔

Calling Attention Notice by Senator Fawzia Arshad
regarding

Non-development of Sector I-12 by CDA

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئر مین صاحب! بہت شکریہ۔ اگر اتنی interruptions ہوں گی تو میں یہ کیسے پڑھ سکوں گی۔ جناب! مداخلت ختم کروائیں تاکہ میں اپنی بات کر سکوں۔
چیئر مین صاحب! پلیز آپ move کریں جی۔

Senator Fawzia Arshad: I hereby draw the attention of the Minister for Interior, towards the non-development of Sector I-12 by CDA since its inception more than three decades ago.

میں اس کے بارے میں کچھ بول سکتی ہوں؟
جناب چیئر مین: جی پلیز بولیں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: یہ جو Sector I-12 ہے یہ ایک بہت sensitive area ہے جو کہ Srinagar Highway کے بالکل ساتھ واقع ہے، وہاں پر NUST University ہے، Police Services Academy ہے، Islamabad Police line ہے، Islamic University ہے اور سب سے زیادہ وہاں پر جو illegal کچی بستی ہے جس کی وجہ سے threat is there for these educational institutions. علاوہ یہ کہ 30 سال سے یہ سیکٹر ابھی تک develop نہیں ہو سکا۔ اس سیکٹر کے allottees are the lower middle class allottees who are waiting for

this sector to be developed, گزاریں ہے کہ اس پر ہم اس ایوان میں تفصیلاً بات کریں اور اگر آپ اس matter کو Standing Committee میں refer کرتے ہیں۔ then I will be grateful. جناب چیئرمین: پہلے منسٹر صاحب کی توسن لیں۔

Senator Fawzia Arshad: Ok, I am so sorry.

Mr. Chairman: Honourable Minister Sahib please.

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! اگر یہ اسے کمیٹی میں بھیجنا چاہتی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میرے پاس اس کے بارے میں کافی details موجود ہیں۔ اسے 1996 میں visualize کیا گیا، اس کے بارے میں سوچا گیا، 2009 میں سیکٹر 12-ا کو ایک technical town resumption sector کے طور پر بڑھایا گیا۔ 2014 میں اس کا plan لایا گیا، اس میں کچھ planning کا اور کچھ revised plan کا issue تھا، اس میں 76% physical progress مکمل ہے۔ میرے پاس ان کے لیے کچھ اچھی news بھی ہیں۔ اس project میں finance کا کوئی issue نہیں ہے، اس میں PSDP involve نہیں ہے، اسے CDA خود کر رہا ہے، اس سیکٹر میں افغان کچی بستی کے حوالے سے encroachment کا مسئلہ آیا تھا، اس وجہ سے اس area میں 25% progress ہے، باقی project پر کام صحیح چل رہا ہے۔

اس کام کے سلسلے میں تین بڑے PC-1 ہیں، ایک drainage and streets کا ہے، اس کی cost کافی heavy ہے، 8713.041 ملین ہے جو کہ تقریباً 8 ارب بنتی ہے۔ اس میں 1833 million under scrutiny ہے، صرف اس سیکٹر میں construction of street and drainage کے لیے 150 million already allocate کیا جا چکا ہے۔ لہذا یہاں پر کوئی financially مسئلہ نہیں ہوگا۔

دوسرا اس میں construction of major roads ہے۔ PC-1 کی main cost 1395.555 million تھی، اسے 1996 میں visualize کیا گیا۔ Agreement cost 248.48 million ہے، اس کی revised cost بڑھ گئی ہے جو کہ 402.618 million ہے۔ اس میں 76% progress of work ہے۔ اس

کے بارے میں میرے پاس کافی اور بھی details ہیں جو کہ میں میڈم سے share کر سکتا ہوں اور اگر وہ چاہیں گی تو اسے کمیٹی میں پیش کر دیں گے۔

تیسرا issue of drainage of box culverts کا ہے، یہاں پر کام slow ہے، اس کی agreement cost 189.686 million تھی، اس میں date of completion 12 of start 12-01-2021 ہے، اس کی months ہے لیکن اس میں افغان کچی آبادی کے حوالے سے کچھ مسائل آئے، اس میں build up service road north and build up property میں progress of work بڑھایا جائے گا، اسے تیز کرنے کی ضرورت ہے، وہ اس وقت اس سیکٹر میں 25% progress of work ہے جبکہ main progress of work 76% ہے۔ اس میں finance کا کوئی issue نہیں ہے، اسے CDA خود run کر رہا ہے، اس سلسلے میں ہماری meetings ہوتی رہتی ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کچی آبادی کے مسائل minimum use of force کے ذریعے حل ہو جائیں، کچھ لوگ اس سلسلے میں عدالتوں میں چلے جاتے ہیں۔ اس میں اصل چیز یہ تھی کہ road infrastructure مکمل ہو، وہاں پر roads بن جائیں کیونکہ sewerage line روڈ کے ساتھ ہی بنے گی، اس پر کام جاری ہے، main roads پر 76% کام مکمل ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین: اسے کمیٹی میں بھیجوا دیں۔ Order No. 15, Senator Sherry Rehman. اس میں کچھ corrections ہیں۔ اسے ان شاء اللہ جمعہ کو لگا دیں گے۔ Order No. 16 میں Presidential speech ہے، اس کے لیے آپ لسٹ دے دیں۔ اس پر جمعہ کو یا سو موار کو start لے لیں گے یا جب آپ کہیں۔

Point of Public Importance. Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri.

ہم ان شاء اللہ رات ایک بجے تک یہیں ہیں، سب تسلی سے تشریف رکھیں اور ایک دوسرے کی بات سنتے جائیں۔

**Point of Public Importance raised by Senator Molana
Abdul Ghafoor Haideri regarding killing of Dr. Zaheer
Lango**

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین! یہاں پر خیبر پختونخوا کے حوالے سے ایک بے گناہ شخص کے قتل کی بات کی گئی، اسی طرح سندھ میں بھی ایک MPA صاحب کے ہاتھوں ایک بے گناہ انسان کا قتل ہوا۔ بلوچستان میں تو آئے دن اس طرح کے قتل کے واقعات ہوتے رہتے ہیں، لوگ لاپتہ ہو جاتے ہیں۔ خواتین سڑکوں پر آکر احتجاج کرتی ہیں لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ دو ماہ قبل ایک نوجوان ڈاکٹر ظہیر لاگو جس کا تعلق منگچر سے تھا، اسے رات کی تاریکی میں فائر کر کے قتل کر دیا گیا، لوگ سڑکوں پر نکل آئے۔ ضلعی انتظامیہ نے انہیں ایک ہفتے کا کہا لیکن دو ماہ گزرنے کے باوجود نہ وہ قاتل پکڑے گئے ہیں اور نہ ہی ان کی کوئی نشان دہی ہوئی ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس request کو وزیر اعلیٰ تک پہنچائیں تاکہ ضلع قلات کی انتظامیہ سے جواب طلبی ہو سکے۔

جناب چیئرمین: اس سلسلے میں Chief Secretary صاحب اور I.G صاحب سے رپورٹ لے لیں۔ سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! ابھی یہاں پر بات ہو رہی تھی کہ یہ ہاؤس اب صرف information کے لیے رہ گیا ہے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب یہ ہاؤس information کے لیے بھی نہیں رہا۔ اجلاس ایک وقت پر بلایا جاتا ہے اور پھر اجلاس ختم کر دیا جاتا ہے، جیسے joint sitting کا اجلاس بلایا گیا اور پھر اسے ختم کر دیا گیا۔ شاید بہتر یہ ہوگا کہ اس پارلیمنٹ کو تالے لگا دیے جائیں اور تالے لگانے کے بعد اس کی چابی گم ہو جائے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: No crosstalk please.

**Point of Public Importance raised by Senator Mian Raza
Rabbani regarding National Security Decisions and the
Role of Parliament**

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! جتنی بھی National Security کے decisions لیے جاتے ہیں، وہ اس پارلیمنٹ میں نہیں لیے جاتے اور نہ ہی اس پارلیمنٹ کو

National Security کے decisions کے بارے میں confidence میں لیا جاتا ہے۔ National Security کے ایک decision میں امریکہ کو ہوائی corridor دینے کے لیے پارلیمان کو confidence میں نہیں لیا گیا بلکہ ہمیں یہ information امریکی کانگریس کی کمیٹی سے ملی کہ پاکستان گفتگو کر رہا ہے کہ امریکہ کو air corridor دیا جائے۔ 12 اپریل 2012 کی joint sitting میں terms of engagement میں resolution pass ہوا تھا کہ امریکہ کو air corridor نہیں دیا جائے گا۔ جناب چیئرمین! اسی طرح TTP کے ساتھ گفتگو کا آغاز ہوتا ہے لیکن وہ information پارلیمان میں نہیں دی جاتی بلکہ وہ Prime Minister ایک Turkish t.v channel کو انٹرویو دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ Mr. Chairman, this Government has no mandate to enter negotiations into negotiations with the TTP. کے ساتھ ہونی ہیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وسیم شہزاد صاحب! تشریف رکھیں۔ رضا ربانی صاحب! wind up کریں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! TTP کے ساتھ جو گفتگو کی information ہے وہ t.v channels پر انٹرویو کے ذریعے دی جاتی ہے۔ I will repeat, this Government has no mandate to enter into negotiations with the TTP. اگر terrorist organizations کے ساتھ mandate ہے تو وہ صرف اور صرف پارلیمان کو ہے۔ اگر پارلیمان حکومت کو empower کرتا ہے کہ وہ negotiations میں enter ہو تو then that Government can enter into negotiations. جناب والا! یہاں پر ceasefire کی بات کی جا رہی ہے، کون سی ceasefire کی بات کر رہے ہیں؟ جب یہ interview دیا گیا۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: براہ مہربانی تشریف رکھیں، cross talk نہ کریں۔ جی۔

سینٹر میاں رضا ربانی: کہ negotiations ہو رہی ہیں تو اس کے بعد ceasefire کا کہا گیا، then there is a plethora of incidents جس میں security forces کے personnel کو مارا گیا جبکہ so called ceasefire چل رہا تھا۔ آج بھی یہ کہا جا رہا ہے کہ ایک ceasefire ہوا ہے لیکن اس ceasefire کے نتیجے میں اگر negotiations ہونی ہیں تو پارلیمنٹ کو confidence میں لیا جائے، پارلیمنٹ کے باہر اگر negotiations ہوتی ہیں تو

those negotiations will not be acceded to Parliament.

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب سینیٹر دوست محمد خان صاحب۔

سینیٹر دوست محمد خان: جناب چیئرمین! میں آپ کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ ہم جیسے غریب لوگوں یا غریب علاقوں سے تعلق رکھنے والوں کو بھی تھوڑا حق دے دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ معزز ممبر ہیں، اس ایوان میں بات کرنے کا آپ کا حق ہے۔

سینیٹر دوست محمد خان: جناب چیئرمین! میرا ایک calling attention notice ایوان میں discuss ہوا تھا اور وہ وزیرستان میں landmines کے بارے میں تھا۔ اڑھائی مہینے ہو گئے ہیں نہ آپ نے اس کا کوئی notice لیا نہ حکومت نے کوئی notice لیا۔ آج بھی ہمارے بچے، ہماری عورتیں، ہمارے cattle landmines کا شکار ہو رہے ہیں اور حکومت ابھی تک ٹس سے مس نہیں ہوئی ہے۔ جناب والا! آج میں نے landmine کے بارے میں Question No. 43 کیا تھا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: براہ مہربانی سینیٹر صاحب کی بات سنیں، order in the House.

جی۔

سینیٹر دوست محمد خان: جناب چیئرمین! یہ سوال بھی landmines کے بارے میں تھا اور وزارت داخلہ کی طرف سے آیا ہے کہ reply not received. جناب والا! یہ اتنا sensitive issue ہے۔

جناب چیئرمین: اس کا جواب منگوا رہے ہیں۔
سینیٹر دوست محمد خان: یہ ابھی تک نہیں آیا ہے۔
جناب چیئرمین: میں آج کہتا ہوں یہ منگوا لیتے ہیں۔

سینیٹر دوست محمد خان: جناب والا! ہم hidden enemy سے لڑ رہے ہیں، پاکستان کے لیے لڑ رہے ہیں، پاکستان کے لیے ہی ہم نے علاقہ چھوڑا، سب کچھ چھوڑا جبکہ وہاں ابھی تک landmines پڑی ہوئی ہیں اور یہ ابھی تک clear نہیں کر رہے ہیں۔ اس لیے میں آپ سے directive چاہتا ہوں کہ اسے کمیٹی کے پاس بھیجا جائے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ولید اقبال صاحب۔
سینیٹر ولید اقبال: جناب چیئرمین! آپ جب بھی میرا نام پکارتے ہیں، اس سے پہلے honourable نہیں بولتے باقی سب کو بولتے ہیں۔

Mr. Chairman: Respected, honourable, worthy Senator Walid Iqbal Sahib.

Point of public importance raised by Senator Walid Iqbal regarding fulfillment of a longstanding demand of a permanent Secretariat for CCI

سینیٹر ولید اقبال: شکریہ، جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے لیے باعث فخر ہے کہ اس ایوان کے توسط سے جو کہ House of the Federation بھی کہلاتا ہے۔ میں ایک بڑے اہم آئینی سنگ میل کی نشان دہی کروں گا۔ آج سے ایک ہفتہ پہلے Constitution Islamic Republic of Pakistan, 1973 کے Article 154 (3) کے تحت موجودہ حکومت نے ایک مستقل سیکرٹریٹ for the Council of Common Interests کا قیام notify کیا ہے جس کا status of a Division ہوگا۔

جناب چیئرمین! Rules of Business of the Federal Government, 1973 میں ترامیم کی گئی ہیں جو کہ اس سیکرٹریٹ کے status, اس سیکرٹریٹ کی reporting channel, اس سیکرٹریٹ کی procedure for functioning اور اس کے علاوہ سیکرٹری کا تقرر جو کہ سیکرٹری CCI ہوں گے، وہ directly

in his capacity as Prime Minister of Pakistan کو رپورٹ کریں گے the Chairman of the Council of Common Interests جو کہ مشترکہ مفادات کونسل کہلاتی ہے۔ وہ سیکرٹری صاحب اس کے ساتھ ساتھ اس سیکرٹریٹ کے Principal Accounting Officer بھی ہوں گے۔

جناب چیئرمین! میں چاہوں گا کہ میرے فاضل دوست جو پاکستان پیپلز پارٹی سے بیٹھے ہوئے ہیں، وہ خاص طور پر سنیں، یہ ان کی longstanding demand تھی۔ اٹھارھویں آئینی ترمیم کے بعد ان کی demand تھی کہ permanent secretariat قائم ہو۔ میرے فاضل دوست میاں رضاربانی صاحب نے بطور چیئرمین سینیٹ 2016 میں ایک ruling بھی دی تھی جس میں انہوں نے اس وقت کی PML(N) کی حکومت سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ایک مستقل سیکرٹریٹ Council of Common Interests کا بنایا جائے لیکن پانچ سال وہ اس کو dodge کرتے رہے۔ رضاربانی صاحب نے دسمبر 2020 میں اسی معاملے پر ایک calling attention notice بھی پیش کیا تھا اور کہا تھا کہ آئین کو sabotage and circumvent کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی حکومت کو اس اہم آئینی سنگ میل پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں درخواست کرتا ہوں اپنے فاضل دوست میاں رضاربانی صاحب کو کہ حکومت نے کوئی اچھا قدم اٹھایا ہے، کچھ تو تعریف کر دیں۔ ان کے مطالبے کو پورا کیا ہے، ان کی ruling پر عمل درآمد کیا ہے۔ جہاں پر governance کے معاملے آتے ہیں، یہ بھی اس میں سے ایک اقدام ہے۔

جناب والا! آخر میں عرض کر دوں کہ آج Economist نے 190 ممالک کا سروے شائع کیا ہے again یہ assess کرنے کے لیے کہ COVID-19 میں بہتر طریقے سے کس حکومت نے اپنے آپ کو نکالا ہے، اس میں پاکستان کو پہلی پوزیشن دی ہے۔ پہلے تیسری پوزیشن تھی۔ جناب چیئرمین! یہ governance ہوتی ہے۔

Thank you very much for giving me the floor.

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب سینیٹر محمد اکرم صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator
Muhammad Akram regarding the issue of missing
students from a University of Quetta, Balochistan

سینیٹر محمد اکرم: شکریہ، جناب چیئرمین! میں اس ایوان کی توجہ پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ بلوچستان کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ ہم ابھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی بات کر رہے تھے، PK اور سندھ میں جو واقعات ہو رہے ہیں۔ اسی طرح ملک میں اور خصوصاً بلوچستان میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں روز کا معمول ہے۔ آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے جامعہ یونیورسٹی کوئٹہ کا main gate دو دن سے طالب علموں نے بند کیا ہوا ہے۔ اس کا گیٹ طالب علموں نے اس لیے بند کیا کہ وہاں پر جو طالب علم یونیورسٹی کے احاطے سے missing ہیں، اغوا کئے گئے ہیں۔ یونیورسٹی میں اتنے کیمرے لگے ہوئے ہیں، سیکورٹی کا بھی عملہ موجود ہے لیکن اس کے باوجود بھی صورت حال یہ ہے کہ طالب علم روزانہ ہڑتال پر ہیں۔ دو طالب علم یونیورسٹی کے احاطے سے غائب ہیں ان کو اغوا کیا گیا ہے، ان کا مطالبہ ہے کہ ان کو کسی نہ کسی صورت میں بازیاب کروایا جائے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ بلوچستان کی جو صورت حال ہے وہاں پر انسانی جان و مال جو ریاست کی ذمہ داری ہے لیکن وہاں پر missing persons کا معاملہ انتہائی سنگین ہے۔ وہاں پر ہر روز ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ پھر آپ کے توسط سے، اس ایوان کے توسط سے درخواست کروں گا کہ جو طالب علم missing ہیں، جو طالب علم سراپا احتجاج ہیں، انہوں نے یونیورسٹی کا main gate بھی بند کر دیا ہے، as soon as possible ان طالب علموں کو بازیاب کروایا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again on Friday, the 12th November, 2021 at 10.30 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Friday,
the 12th November, 2021 at 10:30 a.m.]

Index

Mr. Ali Muhammad Khan.....	70, 76, 84, 85, 86
Mr. Fawad Ahmed	5, 7
Senator Afnan Ullah Khan	57
Senator Bahramand Khan Tangi	12, 47, 50
Senator Fawzia Arshad.....	45, 87, 88
Senator Haji Hidayatullah Khan	5, 10, 24, 33, 38
Senator Irfan-Ul-Haque Siddique.....	6, 21
Senator Kamil Ali Agha.....	59, 60
Senator Kamran Murtaza.....	46
Senator Mian Raza Rabbani	77, 79
Senator Mohsin Aziz	51, 52, 61, 72, 73
Senator Muhammad Azam Khan Swati	29, 33, 55
Senator Muhsin Aziz	73
Senator Mushtaq Ahmed.....	18, 50
Senator Nuzhat Sadiq	16
Senator Professor Sajid Mir	28
Senator Rubina Khalid.....	74
Senator Saleem Mandviwalla	76
Senator Zeeshan Khanzada.....	29, 45, 55, 74
Sheikh Rashid Ahmed	10, 12, 16, 18, 22, 24, 28, 39, 45, 46, 47, 50, 51, 52, 57
جناب علی محمد خان	4, 11, 12, 14, 15, 17, 19, 20, 21, 22, 23, 26, 27, 29, 32, 40, 41, 70, 72, 84, 88
جناب فرخ حبیب.....	6, 8, 9, 10
سینیٹر افنان اللہ خان	24
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی	13, 14, 62, 63
سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی	31
سینیٹر تاج حیدر	9, 35

سینٹر حاجی ہدایت اللہ خان	5, 6, 24, 25, 26, 29, 34, 40
سینٹر دوست محمد خان	92, 93
سینٹر ڈاکٹر زرقا تیمور سہروردی	42, 43, 44
سینٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم	68, 69
سینٹر ذیشان خانزادہ	30
سینٹر رانا محمود الحسن	44
سینٹر رانا مقبول احمد	23
میر سینٹر ساجد	28
سینٹر سلیم مائندوی والا	75
سینٹر سید یوسف رضا گیلانی	2, 4, 68
سینٹر سیف اللہ لٹرو	66, 67, 68
سینٹر شیریں رحمن	78, 80, 81
سینٹر عرفان الحق صدیقی	6, 8, 22
سینٹر فدا محمد	31, 32, 62, 63
سینٹر فوزیہ ارشد	87
سینٹر کامران مرتضیٰ	15
سینٹر کامل علی آغا	59, 60, 61
سینٹر محسن عزیز	62, 72, 73
سینٹر محمد اعظم خان سواتی	30, 31, 34, 35, 36, 37, 81
سینٹر محمد اکرم	37, 95
سینٹر مشتاق احمد	18, 19, 20, 32, 64, 65
سینٹر مولا بخش چانڈیو	61
سینٹر مولانا عبدالغفور حیدری	90
سینٹر میاں رضاربانی	75, 76, 90, 91, 92

سینئر نرہت صادق	17, 21
سینئر نسیم احسان	27
سینئر ہدایت اللہ	11, 12
سینئر ولید اقبال	93
سینئر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی	44
سینئر سیف اللہ اٹرو	36
سینئر میاں رضا ربانی	78
علی محمد خان	4, 21, 22, 32, 41, 44, 64, 65, 81, 82, 83